प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES

# TAMIR -E- SIASAT

# تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM
(Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 245 Friday 12th September 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۴۵ مورخہ ۱۲ ستمبر ۲۰۲۵ء، بروز جمعہ، ۱۹ ربیع الاول ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

## سنسنی: راہل پی ایم کی سالگرہ پر ہائیڈروجن بم پھوڑیں گے؟

نئی دہلی: ملک میں بہار اسمبلی انتخابات سے پہلے ووٹ چوری کا معاملہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ کیا راہل اب پی ایم کے جنم دن پر ہائیڈروجن بم پھوڑنے جا رہے ہیں یہ اشارے مل رہے ہیں۔ یاد رہے کانگریس سمیت تمام اپوزیشن پارٹیوں نے بی جے پی اور الیکشن کمیشن پر ووٹ چوری کا الزام لگایا ہے۔ تاہم الیکشن کمیشن نے ان تمام الزامات کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔ راہل گاندھی نے اس حوالے سے ایک پریزنٹیشن بھی شیئر کیا تھا، جس کے بعد کافی ہنگامہ ہوا۔ اب اس اپی سوڈ میں کانگریس لیڈر راہول گاندھی اپنے ووٹ چوری کے الزامات کے حوالے سے ہائیڈروجن بم پھٹنے والے ہیں، جس کا ذکر وہ پہلے ہی کر چکے ہیں۔ راہل گاندھی کے ہائیڈروجن بم کے بارے میں خبر ہے کہ وہ اسے 17 ستمبر کو یعنی وزیر اعظم نریندر مودی کے دن پھٹا سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے وہ نہ صرف الیکشن کمیشن کو نشانہ بنائیں گے بلکہ وزیر اعظم مودی پر بھی براہ راست حملہ کریں گے۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی ہریانہ اور وارانسی میں مبینہ ووٹ چوری کا انکشاف کر سکتے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ وہ یہ اعداد وشمار پی سی کے ذریعے ملک کے سامنے پیش کریں گے۔ راہل نے شروع سے ہی بی جے پی اور آر ایس ایس پر ووٹ چوری کے کئی سنگین الزامات لگائے ہیں۔ ایسے میں ان کا دوسرا انکشاف کتنا مضبوط ہوتا ہے یہ دیکھنا باقی ہے۔ راہل گاندھی نے اپنے رائے بریلی دورے کے دوران ہائیڈروجن بم کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے لوگ زیادہ مشتعل نہ ہوں کیونکہ جب ہائیڈروجن بم آئے گا تو سب کچھ واضح ہو جائے گا۔ ووٹ چوری کے الزام کو دہراتے ہوئے راہل نے مزید کہا کہ ملک میں ووٹ چوری کر کے حکومتیں بن رہی ہیں۔ اس کا ثبوت وہ جلد ضمانت کے ساتھ عوام کو دینے جا رہے ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی میں گزشتہ کئی سالوں سے 75 سال کی عمر میں ریٹائر ہونے کا رجحان رہا ہے، پارٹی کے اس قاعدے کو دیکھ کر کئی لیڈروں نے گھر بیٹھنے کو ترجیح دی۔ بہت سے لوگ خود کو سیاست سے دور کر چکے ہیں۔ اب کانگریس اس کو لے کر پی ایم مودی کو نشانہ بنانا چاہتی ہے۔

## کوئی فلسطینی ریاست نہیں، یہ زمین ہماری ہے: نتن یاہو کی ڈھٹائی

اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے القدس کے قریب بستیوں کو وسعت دینے کے لیے ایک نئے فیصلے پر دستخط کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس فیصلے میں "ای ون" کے نام سے معروف توسیعی منصوبہ بھی شامل ہے جو عملی طور پر مغربی کنارے کو تقسیم کرتے ہوئے اس کے شمال کو جنوب سے الگ کر دے گا۔ اخبارات کو دیے گئے بیانات میں نیتن یاہو نے کہا کہ اسرائیل کی مشرقی سرحدیں اردن کی وادی میں ہوں گی نہ کہ معالیہ ادومیم کی بستی پر۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ان کی حکومت غزہ میں حماس کو مکمل طور پر شکست دینے تک جنگ جاری رکھے گی اور مزید کہا کہ کوئی فلسطینی ریاست قائم نہیں ہو گی نیتن یاہو کے اعلان کے ردعمل میں فلسطینی نائب صدر حسین الشیخ نے کہا ہے کہ فلسطینی ریاست یقینی طور پر قائم ہو کر رہے گی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ عسکری طاقت ریاست کے قیام کی حتمی راہ کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ واضح رہے کہ "ای ون" کا توسیعی منصوبہ بین الاقوامی سطح پر انتہائی متنازع منصوبوں میں سے ایک ہے۔

## ممبئی میں ایڈوکیٹ نذیر قاضی کو نیشنلسٹ

## کانگریس پارٹی اقلیتی پردیش صدر کی ذمہ داری

ممبئی (نمائندہ) نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (اجیت پوار گروپ) نے ایک اہم فیصلہ لیتے ہوئے بلڈھانہ ضلع صدر ایڈوکیٹ نذیر قاضی کو پارٹی کے اقلیتی پردیش صدر کے عہدے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ اس موقع پر پردیش صدر سنیل تٹکرے، اقلیتی وزیر کوکاٹے اور سینئر اقلیتی رہنما نواب ملک کی موجودگی میں اعلان کیا گیا۔ ایڈوکیٹ نذیر قاضی کو ایک تعلیم یافتہ، تجربہ کار اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والے رہنما کے طور پر جانا جاتا ہے۔ وہ اب تک تنظیم میں ذمہ دار اور فعال قیادت فراہم کرتے آئے ہیں۔ اجیت دادا پوار کے بااعتماد چہرے کے طور پر ان پر یہ اعتماد ظاہر کیا جانا پارٹی کے لیے باعث فخر قرار دیا جا رہا ہے۔ کارکنان نے یقین ظاہر کیا ہے کہ ایڈوکیٹ نذیر قاضی کی قیادت میں اقلیتی ونگ مزید مضبوط ہو گا اور تنظیمی سرگرمیوں کو وسیع سطح پر رفتار ملے گی۔

## امباجوگائی میں اسمارٹ سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کا کنٹریکٹ منسوخ کرنے کا مطالبہ

امباجوگائی (نمائندہ) سوامی رامانند تیرتھ دیہی سرکاری میڈیکل کالج و اسپتال، امباجوگائی میں بیرونی ذرائع کے ذریعے اسمارٹ سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ، پونے کمپنی کو دیے گئے افرادی قوت سپلائی کے کنٹریکٹ کو فوری طور پر منسوخ کرنے کا مطالبہ ونجیت بہوجن آگاڑی، امباجوگائی کی جانب سے نائب ضلع کلکٹر کے دفتر میں عرضداشت پیش کر کے کیا گیا۔ عرضداشت میں کہا گیا ہے کہ اس کمپنی کو کالج و اسپتال کی خالی اسامیوں کو براہِ راست بھرتی اور ترقی کے ذریعے پُر ہونے تک عارضی (کنٹریکٹ پر) بنیاد پر افرادی قوت فراہم کرنے کا کنٹریکٹ دیا گیا تھا۔ اس کے تحت اشتہار جاری کر کے 24 جولائی سے 25 جولائی 2025 تک درخواستیں طلب کی گئیں۔ اس کے بعد 31 اگست کو صبح 9 بجے سے 11 بجے تک ضلع لاتور کے مہاپور کے نہرو نگر تانڈا میں سنتوش ہوٹل میں چند منتخب امیدواروں کو فون کے ذریعے بلا کر انٹرویو لیا گیا۔ عرضداشت میں الزام لگایا گیا ہے کہ ان انٹرویوز کے دوران جونیئر کلرک اور ڈیٹا انٹری آپریٹر کی اسامیوں کے لیے انٹرویو لیتے وقت کمپنی کے ملازمین نے امیدواروں سے مالی لین دین کی ڈیمانڈ کی۔ ساتھ ہی پرنسپل کے دفتر کی طرف سے پہلے سے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے کچھ امیدواروں کی سفارش بھی کمپنی کو دی گئی تھی، جس کی بنیاد پر اس بھرتی میں بڑے پیمانے پر مالی بے ضابطگی ہوئی ہے۔ نمائندوں نے یہ بھی سوال اٹھایا کہ جب کنٹریکٹ امباجوگائی کے لیے دیا گیا تھا تو انٹرویو 40 کلومیٹر دور ضلع لاتور کے مہاپور میں کیوں کرائے گئے۔ اس سے مقامی بے روزگار نوجوانوں کو مالی اور ذہنی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ عرضداشت میں کہا گیا کہ مقامی پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں کو ترجیح ملنی چاہیے تھی، لیکن اس کے برعکس مالی لین دین کے ذریعے بیرونی امیدواروں کو موقع دیا گیا۔ ونجیت بہوجن آگاڑی نے مطالبہ کیا ہے کہ اس بھرتی کے عمل کو فوری طور پر منسوخ کیا جائے اور انٹرویو صرف امباجوگائی میں ہی لیے جائیں۔ ساتھ ہی کمپنی کے ملازمین اور SRTR میڈیکل کالج کے ملازمین کے درمیان مبینہ مالی گفتگو کے کال ریکارڈ کی جانچ کر کے ذمہ داروں پر معطلی کی کارروائی کی جائے۔ عرضداشت کی نقول وزیر اعلیٰ دفتر ممبئی، ضلع کلکٹر دفتر بیڑ، پرنسپل سوامی رامانند تیرتھ دیہی سرکاری میڈیکل کالج و اسپتال امباجوگائی اور اسمارٹ سروسز کمپنی پونے کو بھی بھیجی گئی ہیں۔

## مہاراشٹر کے سرکاری دواخانوں میں سہولتوں کی کمی پر ادریس

## نائیک واڑی کی وزیر طبی تعلیم حسن مشرف سے ملاقات

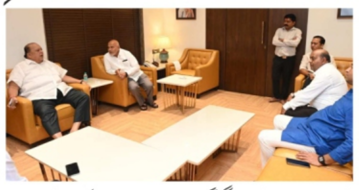

ممبئی (نامہ نگار): گزشتہ دنوں میرج کے ایم ایل اے ادریس نائیک واڑی نے مہاراشٹر کے وزیر برائے طبی تعلیم حسن مشرف سے خصوصی ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران انہوں نے اس نہایت اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی کہ ریاست کے بیشتر سرکاری ہسپتالوں میں غریب مریضوں کے لیے بنیادی سہولتوں کا فقدان پایا جاتا ہے۔ ادریس نائیک واڑی نے اپنی گفتگو میں کہا کہ: حکومت کی مختلف فلاحی اسکیمات موجود ہیں، لیکن ان سے سطحِ غربت سے نیچے زندگی گزارنے والے عوام کو خاطر خواہ فائدہ نہیں مل رہا ہے۔ غریب مریضوں کو دواخانوں میں دوائیوں کی کمی کی وجہ سے باہر سے ادویات خریدنا پڑ رہا ہے، جس سے ان کے خاندان مزید مالی مشکلات کا شکار ہو رہے ہیں۔ انہوں نے وزیر سے اس بات کی اپیل کی کہ غریبوں کی پریشانیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری اور مؤثر اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ کسی بھی مریض کو علاج کے لیے دربدر بھٹکنا نہ پڑے۔ اس موقع پر بیڑ کے سماجی کارکن اور اردو ترقی تنظیم بیڑ کے صدر و ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو و فارسی کے رکن جناب حسین اختر بھی موجود تھے۔ انہوں نے علاقہ مراٹھواڑہ کے سرکاری دواخانوں کی موجودہ حالت پر مختصر روداد پیش کرتے ہوئے مریضوں کو درپیش مسائل کو اجاگر کیا۔

## گجرات کے گورنر آچاریہ دیوورت کو

## مہاراشٹر کا اضافی بوجھ سنبھالنے کی ذمہ داری

ممبئی: ضمیر قاضی، ممبئی: ملک کے نائب صدر کے طور پر منتخب ہونے والے سی۔ پی۔ رادھا کرشنن نے مہاراشٹر کے گورنر کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں، گجرات کے گورنر آچاریہ دیوورت کو مہاراشٹر کے گورنر کے عہدے کی اضافی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ صدر ہاؤس نے جمعرات کو اس بارے میں نوٹیفکیشن جاری کیا۔ دیوورت کو دونوں ریاستوں کے انتظامی امور دیکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ جگدیپ دھانکواڑ نے نائب صدر کے عہدے سے استعفیٰ دینے کے بعد، خالی ہوئی جگہ پر حکمران این ڈی اے اتحاد کے امیدوار سی۔ پی۔ رادھا کرشنن کو اکثریت سے کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے نتیجے میں خالی ہونے والے مہاراشٹر کے گورنر کے عہدے کی اضافی ذمہ داری دیوورت کے سپرد کی گئی ہے۔ مکمل وقت کی تقرری ہونے تک وہ مہاراشٹر اور گوا کے گورنر کے طور پر کام انجام دیں گے۔ آچاریہ دیوورت کون ہیں؟ آچاریہ دیوورت کا جنم 18 جنوری 1959 کو ہریانہ کے سمالکھا میں ہوا۔ انہوں نے کوروکشتر کے گروکول میں پرنسپل کے طور پر روایتی بھارتی تعلیمی نظام کو فروغ دیا۔ اگست 2015 سے جولائی 2019 تک انہوں نے ہماچل پردیش کے گورنر کے طور پر کام کیا، اور جون 2019 سے وہ گجرات کے گورنر کے عہدے پر فائز ہیں۔ آریہ سماج کے مبلغ کے طور پر پہچانے جانے والے آچاریہ دیوورت نے سماجی اصلاحات، گائے کی حفاظت اور ماحولیاتی آگاہی کے لیے خصوصی خدمات انجام دی ہیں۔

## عالمی غذائیت ماہ کے موقع پر خواتین صحت بیداری پروگرام منعقد

شیرور کاسار (نمائندہ) یہاں واقع کالیکا دیوی آرٹس، کامرس و سائنس کالج کے ہیلتھ سروس سینٹر کے زیر اہتمام 11 ستمبر کو عالمی غذائیت ماہ کے موقع پر "خواتین صحت بیداری" پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر پروگرام کی صدارت ڈاکٹر چیتنا ڈونگلیکر نے کی، جبکہ مہمانِ خصوصی کے طور پر سنیتا دگڈے اور ویشالی دگڈے موجود تھیں۔ ہیلتھ سروس سینٹر کی سربراہ پروفیسر سید افروز نے کہا کہ کالج کی جانب سے ہیلتھ سروس سینٹر کے ذریعے وقتاً فوقتاً مختلف پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ تمام خواتین والدین کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ نوعمر لڑکیوں اور خواتین کی غذا متوازن اور مقوی ہونا نہایت ضروری ہے، ورنہ ان میں تھکن، آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانا، سانس پھولنا جیسی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ خوراک میں ہری پتے دار سبزیوں کو شامل کیا جائے۔ اختتامی خطاب میں پروفیسر چیتنا ڈونگلیکر نے پتے دار سبزیوں اور غذائی اجزاء کی انسانی زندگی میں اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ خواتین والدین اور کالج کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ پروگرام کا ابتدائیہ ڈاکٹر رمیش لانڈگے نے پیش کیا، نظامت جوتی دیپک دگڈے نے کی اور شکریہ کسوم نارائن کاٹکر نے ادا کیا۔ پروگرام میں طلبہ، خواتین اور والدین بڑی تعداد میں موجود تھے۔

## ملّیہ گرلس ہائی اسکول میں یوم اساتذہ کا انعقاد

بیڑ (نامہ نگار) بیڑ ضلع کا مشہور و معروف اردو تعلیمی اِدارہ انجمن اشاعت تعلیم بیڑ کے زیر انصرام مِلّیہ گرلز ہائی اسکول و جونیئر کالج میں یوم اساتذہ کے موقع پر نہم تا بارویں جماعت کے طالبات نے اپنے خوبیوں کے فن کو ظاہر کرتے ہوئے درس و تدریس کا کام انجام دیا اور ایک دن کے استاد بننے کا فیض حاصل کیا۔ اس موقع پر درس و تدریس شروع ہونے سے پہلے انجمن اشاعت تعلیم کی سیکرٹری صاحبہ خان سبیحہ باجی کے صدارت میں ایک پروگرام منعقد ہوا جس کے مہمان خصوصی تھے سمندر خان صاحب (اے ڈی ائی) اور منیار سر (کیندر پرمکھ) اس موقع پر سمندر خان صاحب نے اپنے خطابی تقریر میں کہا کہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے محنت، لگن اور حاضری ان تین باتوں پر دھیان دیں گے تو کامیابی اپنے آپ حاصل ہو جائے گی اس موقع پر اِسکول کے پرنسپل عرفان سعد اللہ سر نے بھی اپنے خطابی کلام پیش کیے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے اِسکول کے نائب صدر مدرس خورشید احمد سپروائزر نصرین فرحانہ اور تمام معلّمین و معلّمات اور غیر تدریسی عملے نے اپنی محنت اور لگن سے پروگرام کو کامیاب بنایا۔

## نہرو میموریل اردو ہائی اسکول میں یوم اساتذہ کا انعقاد

اجنتا (نامہ نگار:) میموریل اردو ہائی سکول و جونیئر کالج اجنتا میں یوم اساتذہ کا انعقاد عمل میں آیا اس موقع پر طلبہ و طالبات نے اساتذہ کا کردار نبھایا اس پروگرام میں انچارج کی ذمہ داریاں مرزا وسیم بیگ، وکیل خان اور آصف الرحمن نے انجام دی یہ پروگرام کو دو حصوں میں عمل میں آیا پہلے حصے میں صبح طلبہ و طالبات نے اساتذہ کا رول نبھایا جبکہ دو پہر سے ایک عظیم الشان جلسے کا انعقاد عمل میں آیا جس میں مولانا آزاد کالج کے پرنسپل ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی صاحب نے صدارت کے فرائض انجام اور مہمان خصوصی کے طور پر پروفیسر سلطان سر، پروفیسر جی ڈی شیخ سر، موظف لیکچرر سخاوت سر اور امیر خسرو فاروقی سر موجود تھے یہ پروگرام اسکول و کالج کے پرنسپل سید منیر الدین اور سپروائزر سید معز الدین کی رہبری اور رہنمائی میں عمل میں آیا اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں اسکول کے پورے عملے نے انتھک محنت کی جبکہ پروگرام کی نظامت کے فرائض مرزا وسیم بیگ نے انجام دیے آخر میں سید ندیم الدین سر کے اظہار تشکر پر پروگرام اختتام پذیر ہوا

## جونا بازار کے ہردلعزیز عارف خان کا انتقال

، بیڑ (نامہ نگار) جونا بازار حافظ جی گلی کے ہردلعزیز نوجوان عارف خان ولد حمید خان عرف کاکا، کا کل اچانک انتقال ہو گیا ان کی عمر چالیس سال سے بھی کم تھی، قابل ذکر بات یہ ہیکہ ایک روز قبل ہی انہوں نے اپنی بیٹی کا داخلہ بدنا پور میڈیکل کالج میں MBBS کے سال اول میں کروایا تھا، اور وہ وہ کافی شادماں تھے دوسری بیٹی کا بھی سلیکشن بنگلور کے میڈیکل کالج میں ہوا تھا جس کی وہ تیاری میں مصروف تھے، مرحوم عارف خان صوم وصلوات کے پابند محنتی، خوددار اور ہمیشہ رزق حلال کی تگ و دو میں رہتے تھے، پس ماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین لڑکیاں اور لڑکا ہے اللہ سے دعا ہیکہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائیں اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کریں، ادارہ تعمیر خان فیملی کے غم میں برابر کا شریک ہیں۔

ایڈوکیٹ نظیر قاضی کو نیشنلسٹ پارٹی اجیت پوار گروپ کا ریاستی صدر مقرر کیے جانے پر سوشل ورکر و اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان قائد نبیل الزماں صادق الزماں نے انہیں مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

## اے پی سی آر کی جانب سے دائر پٹیشن پر مہاراشٹرا حکومت کو پیدائشی سرٹیفکیٹ

## منسوخ کرنے کے فیصلے کے خلاف ناگپور ہائی کورٹ نے جاری کیا نوٹس

جالنہ (شیخ احمد اکبر جالنوی): 10/09/25 - ناگپور ہائی کورٹ نے ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (APCR) کی جانب سے دائر ایک رِٹ پٹیشن WP/5159/25 پر سماعت کرتے ہوئے مہاراشٹر حکومت کو نوٹس جاری کیا ہے۔ یہ درخواست ریاستی حکومت کی جانب سے 12 مارچ 2025 کو جاری کیے گئے سرکاری حکم (GR) اور 17 مارچ 2025 کے حکم نامے کو چیلنج کرتی ہے، جس میں 11 اگست 2023 کے بعد نائب تحصیلداروں کی جانب سے جاری کردہ پیدائش کے سرٹیفکیٹ کو منسوخ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے اس معاملے میں تمام فریقین، جن میں ریاستِ مہاراشٹر، چیف سیکریٹری، ضلع کلکٹر، تحصیلدار اور نائب تحصیلدار شامل ہیں، کو دو ہفتوں کے اندر اپنا جواب داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔ درخواست گزاروں کا الزام ہے کہ یہ احکامات غیر قانونی اور من مانی ہیں اور پیدائش و وفات رجسٹریشن ایکٹ، 2023 کے ساتھ ساتھ آئین کے آرٹیکل 14، 19 اور 21 کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اے پی سی آر مہاراشٹر کے جنرل سکریٹری شاکر شیخ کا کہنا ہے کہ 12 مارچ 2025 کے حکم نامے نے پیدائش کی تاخیر سے رجسٹریشن کے لیے 13 نئی اور پیچیدہ شرائط شامل کر دی ہیں، جس سے عام شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ مزید برآں، 17 مارچ 2025 کے حکم نے بغیر کسی سماعت کا موقع دیے ہزاروں پیدائش کے سرٹیفکیٹ منسوخ کر دیے ہیں، جو قدرتی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ اس فیصلے سے کئی شہریوں، خاص طور پر غریب اور پسماندہ افراد کو پریشانی ہو رہی ہے، کیونکہ پیدائش کا سرٹیفکیٹ آدھار کارڈ، ووٹر آئی ڈی، اسکول میں داخلے اور پاسپورٹ جیسی ضروری خدمات کے لیے لازمی ہے۔ درخواست گزاروں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ان کے سرٹیفکیٹ منسوخ ہونے پر انہیں مذہب کی بنیاد پر غیر ملکی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس معاملے میں پٹیشن کی پیروی سینئر وکیل فردوس مرزا کے ساتھ ایڈوکیٹ سید اویس احمد، ایڈوکیٹ شعیب انعامدار اور ایڈوکیٹ کاشف نے کی۔

# تذکیر القرآن
ترجمہ

مولانا وحید الدین خاں

سورہ الدھر ۷۶

۲۳۔ ہم نے تم پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا ہے۔

۲۴۔ پس تم اپنے رب کے حکم پر صبر کرو اور ان میں سے کسی گناہ گار یا ناشکر کی بات نہ مانو۔ ۲۵۔ اور اپنے رب کا نام صبح وشام یاد کرو۔ ۲۶۔ اور رات کو بھی اس کو سجدہ کرو۔ اور اس کی تسبیح کرو رات کے طویل حصہ میں۔ ۲۷۔ یہ لوگ جلدی ملنے والی چیز کو چاہتے ہیں اور انھوں نے چھوڑ رکھا ہے اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو۔ ۲۸۔ ہم ہی نے ان کو پیدا کیا اور ہم ہی نے ان کے جوڑ بند مضبوط کئے، اور جب ہم چاہیں گے انھیں جیسے لوگ ان کی جگہ بدل لائیں گے۔ ۲۹۔ یہ ایک نصیحت ہے۔ پس جو شخص چاہے، اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرلے۔ ۳۰۔ اور تم نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ بے شک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ ۳۱۔ وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے، اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورہ المرسلٰت ۷۷

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے

۱۔ قسم ہے ہواؤں کی جو چھوڑ دی جاتی ہیں۔ ۲۔ پھر وہ طوفانی رفتار سے چلتی ہیں۔ ۳۔ اور بادلوں کو اُٹھا کر پھیلاتی ہیں۔ ۴۔ پھر معاملہ کو جدا کرتی ہیں۔ ۵۔ پھر یاد دہانی ڈالتی ہیں۔ ۶۔ عذر کے طور پر یا ڈراوے کے طور پر۔ ۷۔ جو وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ ضرور واقع ہونے والا ہے۔

۸۔ پس جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ ۹۔ اور جب آسمان پھٹ جائے گا۔ ۱۰۔ اور جب پہاڑ ریزہ ریزہ کر دئے جائیں گے۔ ۱۱۔ اور جب پیغمبر وقت معین پر جمع کئے جائیں گے۔ ۱۲۔ کس دن کے لیے وہ ٹالے گئے ہیں۔ ۱۳۔ فیصلہ کے دن کے لیے۔ ۱۴۔ اور تم کو کیا خبر کہ فیصلہ کا دن کیا ہے۔ ۱۵۔ تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ ۱۶۔ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا۔ ۱۷۔ پھر ہم ان کے پیچھے بھیجتے ہیں پچھلوں کو۔ ۱۸۔ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔ ۱۹۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

۲۰۔ کیا ہم نے تم کو ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا۔ ۲۱۔ پھر اس کو ایک محفوظ جگہ رکھا۔ ۲۲۔ ایک مقرر مدت تک۔ ۲۳۔ پھر ہم نے ایک اندازہ ٹھہرایا، ہم کیسا اچھا اندازہ ٹھہرانے والے ہیں۔ ۲۴۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔ ۲۵۔ کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والا نہیں بنایا۔ ۲۶۔ زندوں کے لیے اور مردوں کے لیے۔ ۲۷۔ اور ہم نے اس میں اونچے پہاڑ بنائے اور تم کو میٹھا پانی پلایا۔ ۲۸۔ اس روز خرابی ہے جھٹلانے والوں کے لیے۔

۲۹۔ چلو اس چیز کی طرف جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ ۳۰۔ چلو تین شاخوں والے سایہ کی طرف۔ ۳۱۔ جس میں نہ سایہ ہے اور نہ وہ گرمی سے بچاتا ہے۔ ۳۲۔ وہ انگارے برسائے گا جیسے کہ اونچا محل۔ ۳۳۔ زرد اونٹوں کی مانند۔ ۳۴۔ اس دن خرابی ہے جھٹلانے والوں کے لیے۔ ۳۵۔ یہ وہ دن ہے جس میں لوگ بول نہ سکیں گے۔ ۳۶۔ اور نہ ان کو اجازت ہوگی کہ وہ عذر پیش کریں۔ ۳۷۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ ۳۸۔ یہ فیصلہ کا دن ہے۔ ہم نے تم کو اور اگلے لوگوں کو جمع کرلیا۔ ۳۹۔ پس اگر کوئی تدبیر ہو تو مجھ پر تدبیر چلاؤ۔ ۴۰۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

۴۱۔ بے شک ڈرنے والے سایہ میں اور چشموں میں ہوں گے۔ ۴۲۔ اور پھلوں میں جو وہ چاہیں۔ ۴۳۔ مزے کے ساتھ کھاؤ اور پیو۔ اس عمل کے بدلے میں جو تم کرتے تھے۔ ۴۴۔ ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ ۴۵۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ ۴۶۔ کھاؤ اور برت لو تھوڑے دن، بے شک تم گناہ گار ہو۔ ۴۷۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ ۴۸۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جھکو تو وہ نہیں جھکتے۔ ۴۹۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ ۵۰۔ اب اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔

سورہ النبا ۷۸

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے

۱۔ لوگ کس چیز کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ ۲۔ اس بڑی خبر کے بارے میں۔ ۳۔ جس میں وہ لوگ مختلف ہیں۔ ۴۔ ہرگز نہیں، عنقریب وہ جان لیں گے۔ ۵۔ ہرگز نہیں۔ عنقریب وہ جان لیں گے۔ ۶۔ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا۔ ۷۔ اور پہاڑوں کو میخیں۔ ۸۔ اور تم کو ہم نے بنایا جوڑے جوڑے۔ ۹۔ اور نیند کو بنایا تمھاری تکان رفع کرنے کے لیے۔ ۱۰۔ اور ہم نے رات کو پردہ بنایا۔ ۱۱۔ اور ہم نے دن کو معاش کا وقت بنایا۔ ۱۲۔ اور ہم نے تمھارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔ ۱۳۔ اور ہم نے اس میں ایک چمکتا ہوا چراغ رکھ دیا۔ ۱۴۔ اور ہم نے پانی بھرے بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا۔ ۱۵۔ تاکہ ہم اس کے ذریعہ سے اُگائیں غلہ اور سبزی۔ ۱۶۔ اور گھنے باغ۔ ۱۷۔ بے شک فیصلہ کا دن ایک مقرر وقت ہے۔

۱۸۔ جس دن صور پھونکا جائے گا، پھر تم فوج در فوج آؤ گے۔ ۱۹۔ اور آسمان کھول دیا جائے گا، پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے۔ ۲۰۔ اور پہاڑ چلا دئے جائیں گے تو وہ ریت کی طرف ہو جائیں گے۔ ۲۱۔ بے شک جہنم گھات میں ہے۔ ۲۲۔ سرکشوں کا ٹھکانا۔ ۲۳۔ اس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔ ۲۴۔ اس میں نہ وہ کسی ٹھنڈک کو چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کو۔ ۲۵۔ مگر گرم پانی اور پیپ۔ ۲۶۔ بدلہ ان کے عمل کے موافق۔ ۲۷۔ وہ حساب کا اندیشہ نہیں رکھتے تھے۔ ۲۸۔ اور انھوں نے ہماری آیتوں کو بالکل جھٹلا دیا۔ ۲۹۔ اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر شمار کر رکھا ہے۔ ۳۰۔ پس چکھو کہ ہم تمھاری سزا ہی بڑھاتے جائیں گے۔

۳۱۔ بے شک ڈرنے والوں کے لیے کامیابی ہے۔ ۳۲۔ باغ اور انگور۔ ۳۳۔ اور نوخیز ہم سن لڑکیاں۔ ۳۴۔ اور بھرے ہوئے جام۔ ۳۵۔ وہاں وہ لغو اور جھوٹی بات نہ سنیں گے۔ ۳۶۔ بدلہ تیرے رب کی طرف سے ہوگا، ان کے عمل کے حساب سے۔

# شرعی مسائل

مفتی عبدالقادر قاسمی

سوال: کسی اور کے نکاح میں ہوتے ہوئے دوسری جگہ نکاح کرنا اور حاملہ بھی ہو جانا، زید کی شادی کے کچھ عرصے بعد بیوی اپنے میکے میں بند (رہنے کو اختیار کرگئی) ہوگئی، کچھ عرصے (سال) بعد عمرو کی اس لڑکی سے کال پہ بات چیت سے معاملہ نکاح تک چلا گیا، اور نکاح بھی کرلیا، جب کہ وہ لڑکی زید کے نکاح میں تھی، باوجود اس کے عمرو سے نکاح کرکے وہ حاملہ بھی ہو چکی ہے۔

جواب: 1۔ واضح رہے کہ عورت کا کسی کے نکاح میں ہوتے ہوئے دوسری جگہ نکاح کرنا شرعاً حرام و ناجائز ہے، اور وہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا، جب تک کہ پہلا شوہر طلاق نہ دے دے یا شرعی خلع نہ ہو جائے یا اس کا انتقال نہ ہو جائے اور پھر ان سب صورتوں میں عدت مکمل نہ ہو جائے۔ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اگر واقعۃً مذکورہ شخص (زید) نے مذکورہ خاتون سے نکاح کیا تھا، اور پھر طلاق بھی نہ دی ہو، تو پہلے شوہر کے موجود ہوتے ہوئے طلاق یا خلع کے بغیر مذکورہ خاتون کا دوسری جگہ (عمرو سے) نکاح کرنا حرام اور ناجائز اور بد ترین گناہ ہے، اور یہ نکاح شرعاً ناجائز اور باطل ہے، نکاح منعقد ہی نہیں ہوا، بلکہ مذکورہ خاتون کا بدستور اپنے پہلے شوہر سے نکاح برقرار ہے، عورت اور جس دوسرے مرد نے (اگر اس کے علم میں تھا) اس سے نکاح کیا ہے، دونوں گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں، لہٰذا ان پر لازم ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کریں۔

جتنا عرصہ دونوں ساتھ رہے ہیں تو وہ عرصہ حرام اور ناجائز تعلق میں گزرا، اور آئندہ بھی اگر ساتھ رہیں گے تو زندگی حرام اور ناجائز تعلق میں گزرے گی، دونوں اس پر صدقِ دل سے توبہ و استغفار کریں، اور دونوں پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس ناجائز فعل پر خوب معافی مانگیں۔ اگر زید مذکورہ خاتون (اپنی بیوی) کو طلاق دے دیتا ہے، تو عدت (پوری تین ماہواریاں اگر حمل نہ ہو اور اگر حمل ہو تو بچے کی پیدائش تک) گزار کر مذکورہ خاتون اگر (عمرو سے یا کسی اور سے) چاہے تو نکاح کر سکتی ہے۔ اگر اس شخص (عمرو) نے یہ نکاح لا علمی میں کیا ہو یعنی اس کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ یہ کسی اور کے نکاح میں ہے تو یہ نکاح نکاحِ فاسد ہے، اس شخص پر فرض ہے کہ اس بیوی کو فوراً طلاق دے دے۔

# سورۃ ق
## ایک مختصر تعارف

محمد عبدالحفیظ اسلامی

سورہ "ق" 45 آیات کریمہ پر مشتمل ہے، جس میں 2 رکوع آئے ہیں، یہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر اس وقت نازل ہوئی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دوسرا دور چل رہا تھا، یعنی یہ 3 نبوی تا 5 نبوی کے درمیان کا رہا ہے......

متذکرہ بالا سورۃ "ق" کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اکثر عیدین کے موقع پر نماز میں تلاوت فرمایا کرتے تھے اور بعض روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت کو نماز فجر میں بھی بکثرت پڑھا کرتے تھے۔

ان روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے اور اس کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ یہ وہ سورت ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں بڑی اہمیت رکھتی ہے، اس لئے ہے کہ اس میں آخرت کا تصور لوگوں کو دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ سورۃ بار بار پڑھنا اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ سنانا اس کی غرض غائت صرف یہی ہے کہ اس میں جو مضامین آئے ہیں وہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ فکر آخرت یا آخرت میں ہونے والی پوچھ اور جوابدہی وغیرہ یہ وہ تصور ہے جو ایک بندے کو اپنی زندگی میں صحیح طرز عمل اختیار کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

غرض کہ عقیدہ آخرت کے معاملہ میں جو شخص جتنا فکرمند ہوگا اتنا ہی متقی و پرہیزگار ہوگا اور اگر کوئی شخص آخرت کے برپا ہونے پر یقین نہیں رکھتا وہ اپنی زندگی کی گاڑی کو بے لگام چھوڑ دیتا ہے۔ جس کا آخرکار انجام تباہی و بربادی کی شکل میں وہ خود دیکھ لیتا ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اپنی دعوت کے ذریعہ آخرت کی جوابدہی کا تصور لوگوں کے سامنے رکھا تو لوگ تعجب میں پڑ گئے کہ یہ چیز کیسے ممکن ہے کہ جب ہم مر جائیں گے اور پھر سڑ گل کر مٹی بن جائیں گے تو ہم کیسے دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟ مشرکین مکہ اول تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو جھٹلاتے رہے اور ان کا دوسرا جرم یہ کہ ان لوگوں نے آخرت کی جوابدہی اور اللہ کی عدالت میں حاضری کے بھی منکر تھے۔ مرکر دوبارہ اُٹھائے جانے کے سلسلہ میں یہ بتایا گیا کہ شروع دنیا سے ختم دنیا تک جتنے بھی انسان ہوں گے، چاہے جہاں دفن کر دیئے گئے ہو، زمین کے کسی بھی حصہ میں دبے ہوئے ہوں بہرحال اللہ تبارک وتعالیٰ ان سب کو باہر نکال لائے گا اور انھیں زندہ کرکے کھڑا کردے گا، کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ انھیں براہِ راست دیکھ رہا ہے کوئی چیز اس سے مخفی نہیں رہ سکتی۔ اس سورۃ میں مشرکین مکہ کی اس جہالت کا تذکرہ بھی ہے کہ ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی دعوت کو بلا کسی معقول دلیل کے ٹھکرا دیا اور اس بات پر بھی غور نہیں کیا کہ (داعی اعظم نے) جو چیز پیش فرمائی ہے یہ کس کی جانب سے ہے اور کس کے لئے ہے اور ان کے متعلق یہ فرمایا گیا کہ یہ آسمان جس میں کوئی رخنہ نہیں ہے، یہ زمین جو بچھادی گئی، یہ پہاڑ جو جمادیئے گئے، یہ نباتات کا خوش منظر وغیرہ یہ ساری چیزیں ایسی نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو حق کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ مرکر دوبارہ اُٹھائے جانے یا مردوں کو زندہ کئے جانے کی بہترین مثال یوں دی گئی کہ دیکھو جب آسمان سے پانی برستا ہے تو اس کے بعد مردہ زمین جی اُٹھتی ہے اس طرح سارے انسان اپنے رب کے حکم سے جی اُٹھیں گے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ زندگی اور موت ہمارے ہی قبضہ قدرت میں ہے اور یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہیکہ سارے انسانوں کو پلٹ کر ہمارے پاس ہی آنا ہے۔ منکران آخرت کے سامنے یہ بات بھی واضح انداز میں رکھ دی کہ یوم حشر کا برپا کیا جانا ہمارے لئے بہت آسان ہے۔

سورۃ کے اختتام پر (رسالت کا انکار کرنے والے اور آخرت پر یقین نہ رکھنے والوں کو) یہ بات دوٹوک انداز میں بتلائی گئی کہ جس طرح یہ باتیں بنا رہے ہیں یہ ساری کی ساری اللہ کے علم میں ہے۔

ایک اہم بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے یہ فرمائی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام کسی کو جبراً منوانا نہیں ہے بلکہ فذکر بالقرآن من یخاق وعید، بتانا یہ مقصود ہے کہ جو لوگ آگاہ کرنے سے ہوش میں آتے ہیں انھیں قرآن سنا کر احوال حقیقت سمجھادیں۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ صاحب نے آخری آیت کریمہ 45 کی مختصر اور جامع تشریح یوں فرمائی:

(حاشیہ 55) اس فقرے میں رسول اللہ ﷺ کے لیے تسلی بھی ہے اور کفار کے لیے دھمکی بھی۔ حضور ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ تم پر جو باتیں یہ لوگ بنا رہے ہیں ان کی قطعاً پروانہ کرو، ہم سب کچھ سن رہے ہیں اور ان سے نمٹنا ہمارا کام ہے۔ کفار کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ ہمارے نبی پر جو فقرے تم کس رہے ہو وہ تمہیں بہت مہنگے پڑیں گے۔ ہم خود ایک ایک بات سن رہے ہیں اور اس کا خمیازہ تمہیں بھگتنا پڑے گا۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نبی ﷺ جبراً لوگوں سے اپنی بات منوانا چاہتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے روک دیا۔ بلکہ دراصل یہ بات حضور ﷺ کو مخاطب کر کے کفار کو سنائی جا رہی ہے۔ گویا ان سے یہ کہا جا رہا ہے کہ ہمارا نبی تم پر جبار بنا کر نہیں بھیجا گیا ہے۔ ان کا کام زبردستی تمہیں مومن بنانا نہیں کہ تم نہ ماننا چاہو اور وہ جبراً تم سے منوائے۔ ان کی ذمہ داری تو بس اتنی ہے کہ جو متنبہ کرنے سے ہوش میں آجائے اسے قرآن سنا کر حقیقت سمجھا دے۔ اب اگر تم نہیں مانتے تو نبی تم سے نہیں نمٹے گا بلکہ ہم تم سے نمٹیں گے۔ (تفہیم القرآن)

مولانا مفتی محمد شفیعؒ صاحب لکھتے ہیں،

مطلب یہ ہے کہ آپ کی تبلیغ اور وعظ و نصیحت اگرچہ عام ہی ہوگی سبھی مخلوق اس کی مخاطب اور مکلف ہوگی، مگر اس کا اثر قبول وہی کرے گا جو اللہ کے عذاب اور وعید سے ڈرتا ہے۔

حضرت قتادہ اس آیت کو پڑھ کر یہ دعا مانگتے تھے

اللھم اجعلنا ممن یخاف وعیدک ویرجوا موعودک یا بار یا رحیم

"یعنی یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں داخل فرمادیئے جو آپ کی وعید عذاب سے ڈرتے ہیں اور آپ کے وعدے کے امیدوار ہیں، اے وعدہ پورے کرنے والے اے رحمت والے" (معارف القرآن)

حاصل کلام

سورۃ کے ختم پر آیت (45) میں ایک اہم سبق و لمحہ فکریہ اور تشفی بخش جواب بھی ہے ان لوگوں کے لیے، جو یہ کہتے ہیں کہ "اسلام جبر کا مذہب ہے تلوار کے زور پر پھیلا ہے، جبراً کسی کو بھی اُن کا اپنا مذہب تبدیل کرا کر مسلمان بنالیتا ہے وغیرہ"۔ لیکن حقائق تو یہ ہیں کہ ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ خود پہلے اللہ کا سچا مطیع و فرمانبردار بندہ بنے، سچائی کو صبح وشام اپنائے رکھے، نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا رہتے ہوئے، اپنے خیر امت ہونے کے فرائض اپنی صلاحیت کے مطابق ادا کرتا رہے۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اہل ایمان کے شب روز دیکھ کر انکے اخلاق و کردار، معاملات زندگی کے، مشاہدات کے بعد ان کی شہادت حق اور دعوت اسلام کو سمجھنے پر اسلام سے محروم لوگ جب آمدہ ہوتے ہیں تو ضرور ان تک الٰہی و نبوی تعلیم بڑی ہی حکمت و موعظت، خیر خواہی اور دلسوزی کے ساتھ پیش کرنا بحیثیت بندے مومن ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ ہاں "یامرون بالمعروف" کے اس کام میں زرا برابر بھی کوئی لالچ و دنیوی فوائد، دھونس دھاندلی یا کسی بھی طرح کے کوئی دباؤ کی کیفیت کا شائبہ تک نہیں ہونا چاہیے ـــ! کیونکہ دراصل یہی اسلامی تعلیم ہے اور اسکی یہ بڑی خوبی ہے کہ ہر ایک فرد بشر اولاد آدم کے لیے اسلام کا دروازہ جب تک جسم میں روح باقی ہے کھلا ہوا ہے، اب جو چاہے برضا و رغبت دل کی آمادگی کے ساتھ اس باب رحمت میں داخل ہوکر فلاح و کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔

# خطبۃ الجمعۃ
# وقف املاک قیادت اور مسلمان؟

نور محمد خان مجتبیٰ

وطن عزیز کے لئے بھلے ہی پرکھوں نے قربانیاں دے کر انگریزوں کی غلامی سے ملک کو آزاد کرانے میں اہم کردار ادا کیا ہو لیکن آزادی کے بعد جس طرح سے عام مسلمانوں کی قیادت کرنے والی سیکولر حکومتیں، مسلم لیڈران، تنظیمیں اور سیاسی علماء کرام کے کردار سے متعارف ہو کر جسٹس راجیندر سچر صاحب کو مجبوراً کہنا پڑا کہ ※ ہندوستانی مسلمانوں کی حالات دلتوں اور پچھڑی ذاتوں سے بھی بدتر ہے" ایسی صورت میں جنگ آزادی کے مجاہدوں کی روحیں بھی مایوس ہوگئی ہونگی۔

2005 میں جب جسٹس راجیندر سچر صاحب کی کمیٹی نے مسلمانوں کے حالات پر مبنی رپورٹ پیش کی اس رپورٹ سے ایک بات ثابت ہوگئی تھی کہ گزشتہ 55 برسوں میں مسلم قیادت نے عام مسلمانوں کا استحصال ہی نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کا ووٹ حاصل کرنے کیلئے فرقہ پرست پارٹیوں کا خوف دکھا کر اقتدار حاصل کر عیش و عشرت میں مبتلا ہوگئے لیکن انھیں عام مسلمانوں کی فکر کرنے کا موقعہ نہیں ملا؟

ملک کی 30 ریاستوں میں اتر پردیش ایک ایسی ریاست ہے جہاں پر لاکھوں کی تعداد میں وقف املاک موجود ہے وہیں ریاست میں مسلمانوں کا فیصد تناسب بھی سب سے زیادہ ہے لیکن حالات بد سے بدتر ہے!

مودی حکومت نے وقف ترمیمی بل پیش کیا حزب اختلاف پارٹیوں کے لیڈران نے مخالفت کی عدالت عظمی نے بل پر روک لگا کر جو جیسا ہے ویسا ہی رہے گا اس بات پر معاملہ رفع دفع کر دیا لیکن ریاست کی یوگی سرکار نے

وقف املاک کی جانچ کروا کر حیرت انگیز انکشاف کیا حکومت نے وقف املاک کے حوالے سے میڈیا کو بتایا ہے کہ اتر پردیش میں شیعہ اور سنی وقف بورڈ مسلم کمیونٹی کے غریب لوگوں کی مدد کے لیے وقف کی گئی تھی لیکن قیمتی وقف اراضی ناجائز قبضہ کرنے کا ذریعہ بن گئی بلکہ قبضے داروں نے غیر قانونی طریقے سے سرکاری املاک اور مذہبی مقامات پر بھی دعویٰ اور قبضہ کرنا شروع کر دیا۔

ایک طرف بتایا جاتا ہے کہ ریاست میں ایک لاکھ بتیس ہزار املاک موجود ہے حکومت کی جانب سے کرائی گئی جانچ کے مطابق قریب 11712 ایکڑ کی 57792 املاک سرکاری ہے اور اس کے رجسٹریشن میں خورد برد کیا گیا ہے جانچ کونسل کے مطابق 32.1 لاکھ نہیں بلکہ 15.2 لاکھ املاک موجود ہے

گزشتہ 11 برسوں میں جہاں اتر پردیش میں مسلمانو پر ظلم اور عبادت گاہوں کی شہادت کا معاملہ منظر عام پر آیا ہے اتنا کسی اور ریاست میں نہیں ہوا ہے بلکہ ملک کی ایسی کوئی ریاست نہیں ہے جہاں پر مسلمانوں پر ظلم نہ ہوا ہو لیکن سیکولر پارٹیوں اور مسلم لیڈروں کی کان میں جوں تک نہیں رینگی۔

قابل ذکر یہ ہے کہ 2005 میں سچر کمیٹی رپورٹ منظر عام پر آنے کے بعد کمیٹی کی سفارشات کو نافذ کرنے کے لئے حزب اختلاف سیکولر پارٹیوں اور تنظیموں نے احتجاج و مظاہرہ کیا تاکہ مرکز کی یو پی اے حکومت اور مختلف ریاستوں کی سیکولر حکومت سفارشات کو نافذ کر مسلمانوں کو ترقیاتی زمرے میں شامل کرلیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ مرکز کی یو پی اے حکومت کی ایوانوں میں تمام مطالبات ٹکرا کر پاش پاش ہوگئیں اور یہاں تک کہ 2014 کے بعد سیکولر جماعتوں میں مسلم لیڈروں کو دودھ میں مکھی کی طرح نکال کر پھینک دیا گیا۔

ایک بات کا اور ذکر کرتیں چلیں کہ مرکز میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت میں فاسسٹ حکومت کا قیام ہونے کے بعد سیکولر جماعتوں اور مسلم لیڈروں اور تنظیموں کی فہرست سے سچر کمیٹی کی سفارشات کے مطالبات غائب ہوگئے اور انھیں اتنا بھی غور کرنے کا موقعہ نہیں ملا کہ کم سے کم بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت سے مطالبہ کرکے آزما لیتے لیکن انھیں تو صرف خوف کی سیاست پر عمل کرنے کا حکم صادر کیا گیا ہے

یہاں تک کہ تاریخ کے اوراق میں سنہرے حرفوں سے مظالم کی لمبی داستاں درج کر دی گئی لیکن مسلم قیادت کی چپی نہیں ٹوٹی اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہندوستانی مسلمان سیاسی اعتبار سے یتیم اور لاوارث ہیں؟ جنہیں صرف اقتدار حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے وہ بھی فرقہ پرست جماعتوں کا خوف دکھا کر!

کیا عام مسلمانوں کے پاس ایسا کوئی لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے منشورہ موجودہ نہیں ہے؟ کاش کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات!

# موجودہ وقت میں مدارس کا تحفظ کیوں اور کیسے کریں

مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی

ہندوستان میں بہت سے مذاہب کے ماننے والے بستے ہیں، ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی چار بڑے مذاہب کے ماننے والے ہیں، جبکہ ان کے علاوہ بھی کئی مذاہب کے لوگ اس ملک میں رہتے ہیں۔ اس ملک کا آئین سیکولر ہے، وہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کو آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے مذہبی اور تعلیمی آزادی کے حقوق فراہم کرتا ہے۔ آئین ہند کی دفعہ ۲۵،۲۶،۲۹،۳۰ میں صراحت کے ساتھ مذہبی آزادی اور اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور اس کو چلانے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کے باوجود بہت سے اسٹیٹ میں مسلمانوں کے اداروں کے ساتھ بھید بھاؤ اور تعصب کا معاملہ کیا جا رہا ہے، جو افسوس کی بات ہے۔

**مدارس کا تحفظ کیوں؟**

(۱) مسلم سماج کے لوگوں کو دین وشریعت سے واقفیت کی ضرورت ہے اور یہ کام مدارس انجام دیتے ہیں۔

(۲) مدارس کے ذریعہ ایسے علماء پیدا ہوتے ہیں جو ہمیں دین وشریعت میں جدید مسائل سامنے آنے پر ہماری رہنمائی کرتے ہیں، ایسے علماء کو مفتی کہتے ہیں۔ جید مفتی پیدا کرنے کے لئے مدارس کی ضرورت ہے۔

(۳) ہندوستان میں نظام قضاء کا بڑا نیٹ ورک ہے جہاں مسلمانوں کے شرعی نزاع کا باہمی مصالحت کے ذریعہ حل کرایا جاتا ہے، چونکہ ملک کی عدالت میں فیصلے تاخیر سے ہوتے ہیں، اس لئے دارالقضاء کے نظام کو ملک اور بیرون ملک میں مقبولیت حاصل ہے۔ دارالقضاء کے لئے قاضی مدارس ہی سے پیدا ہوتے ہیں۔

(۴) پورے ملک میں مساجد کا نظام قائم ہے، ہر بڑے گاؤں، قصبہ، ہر شہر اور شہر کے ہر محلے میں مساجد موجود ہیں، ان میں امام اور موذن، نیز خطیب کی ضرورت پڑتی ہے، جو مقامی ضرورتوں کی تکمیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، یہ امام، خطیب اور موذن مدارس پیدا کرتے ہیں۔

(۵) مسلم سماج کے بچے ربچیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مسلمانوں کے صرف چار فیصد بچے ربچیاں مدارس میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، بقیہ میں سے بڑی تعداد میں بچے ربچیاں اسکول، کالج میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، ان کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے درس وتدریس کا انتظام ہر مسلمان کرتے ہیں۔ ان کو صبح وشام مکاتب میں بھیجتے ہیں۔ وہاں درس وتدریس کی خدمت انجام دینے والے رٹیوشن پڑھانے والے علماء مدارس ہی سے پیدا ہوتے ہیں۔

(۶) اسکول، کالج، یونیورسٹی کے نصاب میں اردو، فارسی اور عربی شامل ہیں، ان کو پڑھانے کے لئے اردو، فارسی اور عربی ٹیچر و پروفیسر کی ضرورت پڑتی ہے، اردو، فارسی اور عربی کے ٹیچر اور پروفیسر میں سے بڑی تعداد اہل مدارس کی ہوتی ہے۔ اس طرح زبان کی تدریس کے لئے ٹیچرس مدارس سے پیدا ہوتے ہیں۔

(۷) مدارس میں تعلیم، رہائش اور جملہ کفالت کا انتظام کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے مسلم سماج کے غریب اور کمزور طبقات کے بچے ربچیوں تک تعلیم پہنچانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہ ایک بڑی نعمت ہے، اس کی وجہ سے مسلم سماج میں شرح خواندگی میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ یہ مسلم سماج کے لئے بڑی نعمت ہے۔ یہ مدارس کی بڑی خدمت ہے، اس طرح کی خدمت کے لئے مدارس کی ضرورت ہے۔

**مدارس کا تحفظ کیسے؟**

(۱) مدارس کا رجسٹریشن کرائیں، خواہ مدرسہ بورڈ سے الحاق کے ذریعہ ہو، یا سوسائٹی رجسٹریشن اور ٹرسٹ ڈیڈ کے ذریعہ ہو، بہر حال رجسٹریشن کو یقینی بنایا جائے۔

(۲) مدارس کے نصاب میں کم سے کم میٹرک تک یعنی عربی دوم تک دینی علوم کے ساتھ عصری علوم شامل کیا جائے اور طلبہ رطالبات کو اوپن اسکول سسٹم سے میٹرک امتحان پاس کرنے کی سہولت دی جائے۔

(۳) مدارس کے کلاس روم ۴۰ رطلبہ کے لائق بنایا جائے۔

(۴) ہاسٹل کا انتظام کلاس روم سے الگ ہو۔

(۵) مدرسہ کا حساب وکتاب درست رکھا جائے اور سالانہ آڈٹ کرایا جائے۔

(۷) مدرسہ کے احاطہ کو صاف ستھرا رکھا جائے۔

(۸) مدارس ملحقہ مدرسہ بورڈ سے ملحق ہیں، ان کے الحاق کو حکومت نے رجسٹریشن تسلیم کرلیا ہے۔ اگر مزید سوسائٹی یا ٹرسٹ ڈیڈ وغیرہ کے ذریعہ رجسٹرڈ کرانا چاہیں تو کرا سکتے ہیں۔

(۹) مدارس ملحقہ ایکٹ کے ذریعہ چلتے ہیں۔ بہار مدرسہ بورڈ ایکٹ ۱۹۸۱ مدارس ملحقہ کو اقلیتی ادارہ قرار دیتا ہے، اس سلسلہ میں کورٹ کا فیصلہ بھی ہے کہ مدارس اقلیتی ادارے ہیں، یوپی مدرسہ بورڈ کے ایک مقدمہ میں الہ آباد ہائی کورٹ نے مدارس ملحقہ میں دینی تعلیم پر روک لگانے کا حکم دیا تھا، جب یہ معاملہ سپریم کورٹ پہنچا تو سپریم کورٹ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلہ کو رد کر دیا کہ مدارس ملک کے آئین کے دفعات کے تحت کام کر رہے ہیں۔ ملک کے آئین نے اقلیتوں کو ایسے ادارے قائم کرنے اور چلانے کا حق دیا ہے، اس لئے یہ ملک کے آئین کے مطابق ہیں۔

(۱۱) مدارس کے تحفظ کے سلسلہ میں مذکورہ بالا مشوروں پر عمل کرنا چاہئے، تاکہ وہ فتنہ سے محفوظ رہیں۔

# نتن یاہو نے قطر کیخلاف دھمکی آمیز رویہ اختیار کرلیا

## دوحہ پر اسرائیل کے تازہ ترین حملے کے بعد قطر کے ساتھ کشیدگی میں مزید اضافہ کردیا ہے

تل ابیب: اسرائیلی وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو نے دوحہ پر اسرائیل کے تازہ ترین حملے کے بعد قطر کے ساتھ کشیدگی میں مزید اضافہ کردیا ہے۔انہوں نے کہا کہ میں قطر اور دہشت گردوں کو پناہ دینے والے تمام ممالک سے کہتا ہوں کہ یا تو انہیں ملک بدر کریں یا انہیں انصاف کے کٹہرے میں لائیں کیونکہ اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو، ہم کریں گے۔نیتن یاہو نے دوحہ میں منگل کو حماس کے رہنماؤں کو نشانہ بنانے والے حملے کا دفاع کرتے ہوئے ایک ویڈیو خطاب میں اس بات کا اعلان کیا۔اگرچہ حماس کی کوئی بھی سینئر سیاسی شخصیت ہلاک نہیں ہوئی، حماس نے پانچ نچلے درجے کے ارکان کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے، جن میں غزہ میں گروپ کے رہنما اور اس کے اعلی مذاکرات کار خلیل الحیہ کا بیٹا اور تین باڈی گارڈز بھی شامل ہیں۔اپنے بیان میں نیتن یاہو نے حماس کے 7 اکتوبر 2023 کو امریکہ میں 11 ستمبر 2001 کے حملوں سے تشبیہ دی، جسے واشنگٹن نے اپنی نام نہاد"دہشت گردی کے خلاف جنگ"شروع کرنے کے بہانے کے طور پر استعمال کیا۔انہوں نے قطر پر حماس کے رہنماؤں کو "حویلیوں میں" مالی اعانت اور پناہ دینے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ اس نے اس گھناؤنے جرم کا ارتکاب کرنے والے دہشت گردوں کا شکار کرنے کا وعدہ کیا ہے۔نیتن یاہو پر یرغمالیوں کے خاندانوں کی طرف سے بھی جنگ بندی کے مذاکرات میں رکاوٹ ڈالنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔قطر نے مصر اور امریکہ کے ساتھ ثالثی میں مرکزی کردار ادا کیا ہے اور جنگ بندی کے مذاکرات کے دوران حماس کے وفود باقاعدگی سے دوحہ اور قاہرہ کا سفر کرتے رہے ہیں۔قطر نے فوری طور پر نیتن یاہو کے بیان کی مذمت کرتے ہوئے اسے "لاپرواہی" اور "مستقبل میں ریاستی خودمختاری کی خلاف ورزیوں کی واضح دھمکیاں" قرار دیا۔دوحہ میں حماس کے سیاسی دفتر کی میزبانی قیدیوں کے تبادلے اور جنگ بندی کے معاہدوں کو یقینی بنانے کے لیے بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ثالثی کی کوششوں کا حصہ ہے۔وزارت خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ نیتن یاہو اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ حماس کے دفتر کی میزبانی قطر کی ثالثی کی کوششوں کے فریم ورک کے تحت کی گئی جس کی درخواست امریکہ اور اسرائیل نے کی تھی۔انہوں نے کہا کہ مذاکرات ہمیشہ سرکاری اور شفاف انداز میں بین الاقوامی حمایت اور امریکی اور اسرائیلی وفود کی موجودگی میں ہوتے تھے۔بیان میں نیتن یاہو کا نائن الیون کے بعد انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں سے موازنے کو جارحیت کا جواز پیش کرنے کی "گمراہ کن اور مایوس کن کوشش" قرار دیتے ہوئے مسترد کردیا گیا ہے۔بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ نیتن یاہو کے بیانات"ایک ایسے شخص کی عکاسی کرتے ہیں جو بین الاقوامی گرفتاری وارنٹ اور عالمی تنہائی کو گہرا کرنے کا سامنا کرتے ہوئے ووٹ اکٹھا کرنے کے لئے انتہا پسندانہ بیان بازی پر انحصار کرتا ہے۔قطر نے اس عزم کا اظہار کیا ہے۔

## ضلعی سطح کے انٹر اسکول فٹ بال مقابلے میں رئیس ہائی اسکول کو اول انعام

بھیونڈی (شارف انصاری): بھیونڈی نظامپور شہر مہانگر پالیکا اور تھانہ ضلع کھیل کود ڈپارٹمنٹ کی جانب سے رئیس ہائی اسکول گراؤنڈ پر انٹر اسکول شالئے فٹ بال کپ مقابلہ 2025 کا انعقاد عمل میں آیا۔جس میں بھیونڈی تعلقہ کے 18 اسکولوں سے لڑکوں کی کل 18 ٹیموں نے حصہ لیا۔مقام مسرت ہے کہ رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، بھیونڈی کی جانب سے 17 سال عمر کے زمرے میں بوائز پر مشتمل ٹیم نے کیپٹن عثمان کی رہنمائی میں مقابلے میں حصہ لیا اور شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے معلوما انگلش میڈیم ہائی اسکول کی ٹیم کو تین-ایک سے شکست دے کر فائنل مقابلہ جیت کر ڈویژن مقابلے کے لیے اپنا مقام محفوظ کرلیا۔طلبہ کی تربیت ذاکر انصاری، مصیب مومن اور اقراء شیخ نے فرمائی تھی۔طلبہ کی اس شاندار کامیابی پر کے ایم ای سوسائٹی کے صدر المازفقیہ، سکریٹری دانیال قاضی، خازن فہد بوبیرے، اسپورٹس کمیٹی کے چیئرمین دانش مدعو، رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے چیئرمین یاسر تاتلی، پرنسپل ضیاء الرحمٰن انصاری، وائس پرنسپل عامر صدیقی، اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر مخلص مدعو، سپروائزرس اسرار پٹھان سبطین کشیلکر، وائی سی ایم او یو اسٹڈی سینٹر کے کوآرڈینیٹر عبدالعزیز انصاری اور جملہ اسٹاف کی جانب سے کامیاب طلبہ اور ان کی رہنمائی کرنے والے اساتذہ کو مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔

## ممبرا ریلوے اسٹیشن پر نوجوانوں کی دستخطی مہم، میدان بچانے کا مطالبہ

ممبرا/ 11 ستمبر (حسین سلطان شیخ): ممبرا ریلوے اسٹیشن کے باہر نوجوانوں نے ایک زبردست دستخطی مہم کا انعقاد کیا، جس کا مقصد علاقے کے کھیل کے میدان کو بچانا اور اسے رہائشی یا تجارتی تعمیرات میں تبدیل کرنے کی سرکاری کوششوں کی مخالفت کرنا تھا۔ یہ مہم تیزی سے عوامی تحریک کی صورت اختیار کر رہی ہے۔ ممبرا میں موجود مخصوص محفوظ میدان کو مبینہ طور پر ممبئی کرکٹ ایسوسی ایشن (MCA) کے حوالے کرنے اور ایک اور اہم میدان کو رہائشی زون میں تبدیل کر کے بلڈروں کو دینے کی منصوبہ بندی پر سخت عوامی برہمی دیکھنے کو ملی۔ بڑی تعداد میں شہریوں نے اس مہم میں دستخط کر کے اپنی ناراضگی اور تشویش کا اظہار کیا۔نوجوانوں اور مقامی شہریوں نے صاف طور پر کہا ہے کے ممبرا کو کھیل کا میدان چاہیے، عمارتیں نہیں۔ بچوں اور آنے والی نسلوں کا حق چھینا نہیں جاسکتا۔" اس دستخطی مہم میں مختلف طبقات کے افراد نے شرکت کی، جن میں طلباء، بزرگ، خواتین، سماجی کارکنان اور مقامی سیاسی رہنما بھی شامل تھے۔مظاہرین کا کہنا تھا کہ کھیل کے میدان نہ صرف جسمانی صحت کے لیے ضروری ہیں بلکہ یہ سماجی ہم آہنگی، مثبت مصروفیت اور نوجوانوں کو نشے و دیگر منفی سرگرمیوں سے بچانے کا اہم ذریعہ بھی ہیں۔ایک مقامی سماجی کارکن نے بتایا کہ ہمیں اسکولوں کے بعد کھیلنے کے لیے میدان چاہیے، شاپنگ مال یا بلڈنگ نہیں۔ اگر انتظامیہ نے یہ میدان چھین لیا تو ہماری آنے والی نسلیں صرف سیمنٹ کی دیواروں میں قید ہو کر رہ جائیں گی۔" احتجاجی مہم کا خاص پہلو یہ تھا کہ اسے مکمل طور پر پرامن انداز میں چلایا گیا۔مظاہرین نے بینرز، پلے کارڈز اور نعرہ بازی کے ذریعے اپنی بات انتظامیہ تک پہنچائی۔ وہیں انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ تمام عوامی میدانوں کو قانونی تحفظ فراہم کیا جائے اور بلڈروں کے دباؤ میں آکر مقامی ضروریات کو قربان نہ کیا جائے اور بچوں اور نوجوانوں کے لیے کھیل کے مناسب وسائل مہیا کیے جائیں۔ یہ عوامی تحریک اب شوشل میڈیا پر بھی تیزی سے وائرل ہو رہی ہے، اور شہریوں نے آئندہ دنوں میں بڑے پیمانے پر احتجاج کی وارننگ بھی دی ہے اگر ان کے مطالبات پر غور نہ کیا گیا۔

## مہاراشٹر کالج میں خودکشی مخالف دن کا انعقاد

ہر سال ۱۰ ستمبر انسداد خودکشی کے طور پر منایا جاتا ہے تاکہ خودکشی کے بڑھتے واقعات کی روک تھام کی جاسکے۔ امسال مہاراشٹر کالج میں بھی شعبۂ نفسیات اور بہبودئ خواتین کمیٹی کی جانب سے اس ضمن میں ایک پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا جس میں طلباء وطالبات کے لئے توسیعی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کی ابتداء پروفیسر پروین آصف خان کے تعارفی کلمات کے ذریعہ ہوئی۔ بعد ازاں شبانہ سید میڈم نے اپنے لیکچر کے دوران خودکشی کے خیالات کس طرح پروان چڑھتے ہیں، اور کس طرح ان کو روکا جاسکتا ہے کے متعلق رہنمائی کی۔ انہوں نے کسی بھی قسم کی الجھن ہونے پر اس کو چھپانے کے بدلے فوری طور پر اپنے قریبی لوگوں سے اس ضمن میں بات کرنے بلکہ ضرورت پڑے تو طبی مدد حاصل کرنے کی صلاح دی۔ اس موقع پر طلباء وطالبات کے لئے سوال وجواب کا سیشن بھی رکھا گیا۔

## بی این این کالج میں قبائلی اور بھٹکے وِمُکت" پر یرَ نا مہوتسو" جوش وخروش کے ساتھ منعقد

بھیونڈی (شارف انصاری): - قبائلی اور بھٹکے وِمُکت سماج قدرت کے قریب رہتے ہوئے اپنی روایت، تہذیب اور اقدار کا تحفظ کرنے والے ہمارے ملک کی انمول دھروہر ہیں۔ اس سماج کے طلبہ میں خود اعتمادی پیدا کرنا، شہری سماج کو قبائلی ثقافت اور طرزِ زندگی سے روشناس کرانا اور ان کی تعلیمی وسماجی ترقی کے لیے تحریک دینا، ثقافت کا تحفظ کرنا یہ بی این این کالج کا قابلِ ستائش اقدام ہے۔ ایسے خیالات پالگھر لوک سبھا حلقے کے رکنِ پارلیمان ہیمنت سَورا نے ظاہر کیے۔ وہ پدم شری اَنّا صاحب جادھو بھارتیہ سماج اُنتی منڈل کے بی این این کالج میں منعقد قبائلی اور بھٹکے وِمُکت پریرَ نا مہوتسو سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر کارگزار صدر بال کرشن کالے نے کہا کہ پدم شری اَنّا صاحب جادھو نے قبائلی اور بھٹکے وِمُکت سماج کے مسائل کو سمجھتے ہوئے ان کے لیے تعلیم کی راہ ہموار کی۔ قبائلی سماج کی ثقافت، روایت اور طرزِ زندگی سے روشناس کرانے کے لیے اس مہوتسو کا انعقاد کیا گیا ہے۔ کالج کی قائم مقام پرنسپل ڈاکٹر سُورَ ناراول نے اپنے ابتدائی خطاب میں کہا کہ یہ مہوتسو صرف تفریح کا نہیں بلکہ آگہی کا ہے۔ اس میں وارلی پینٹنگ، چتر کتی، ہوتی پینٹنگ، قبائلی گھروں کی ماڈل جھلکیاں پیش کی گئیں۔ اس پروگرام کے ذریعے قبائلی اور بھٹکے وِمُکت سماج کی شناخت کرائی گئی۔ اس موقع پر ممبئی یونیورسٹی کے ڈپٹی رجسٹرار کرشنا پراڈ، جونیئر ایجوکیشن ایکسٹینشن آفیسر سنتوش بھوئے، نائب صدر شری رام بھوئیر، جنرل سکریٹری آر این پنچاری، ہیڈ ماسٹر سدھیر گھاگس، بی جے پی بھونڈی رورل تعلقہ صدر نارائن پاٹل، سماجی کارکن دیپک پر بھنکر، کالج کے نائب پرنسپل، پروفیسرز، اساتذہ، غیر تدریسی عملہ اور طلبہ بڑی تعداد میں موجود تھے۔ مہوتسو میں کالج کے طلبہ نے قبائلی اور بھٹکے وِمُکت سماج کے مختلف رقص پیش کیے۔ ساتھ ہی مختلف جنگلی سبزیوں (ران بھاجی) کی نمائش اور فروخت بھی کی گئی۔ یہ پروگرام قائم مقام پرنسپل کی سوچ سے ممکن ہوا۔ مہوتسو کو کامیاب بنانے کے لیے تمام عملے نے بھرپور تعاون کیا۔ پروگرام کی نظامت ودیا دھَس، شبھنگی امرتکر اور پریانکا ٹھاکرنے کی، جبکہ شکریہ کی رسم ایم او مہالے نے ادا کی۔

## جمعیۃ علماء شمال مشرقی زون ممبئی کا انتخاب بحسن وخوبی اختتام پذیر

### ملک کے موجودہ حالات میں امید کی کرن جمعیۃ علماء ہند ہی ہے: مولانا ندیم صدیقی

ممبئی: (پریس ریلیز) جمعیۃ علماء ہند ہی امید کی آخری کرن ہے، ملک میں جہاں کہیں ملت کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے جمعیۃ علماء ہی انکے لئے سینہ سپر ہوتی ہے اور مظلوموں کی دادرسی کرتی ہے اس لئے ضرورت ہے کہ آپ سب پوری توانائی کے ساتھ ملت کی فلاح و بہبود کے لئے آگے بڑھیں اور ملک وملت اور کمزور طبقوں کی تعمیر و ترقی کے لئے کام کریں، ان خیالات کا اظہار مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے مدرسہ تعلیم القرآن مسجد کینا مارکیٹ دیونار گوونڈی میں منعقدہ جمعیۃ علماء شمال مشرقی زون ممبئی کے انتخابی اجلاس میں کیا۔ اس کے بعد باضابطہ اجلاس کی کاروائی آگے بڑھاتے ہوئے جمعیۃ علماء شمال مشرقی زون کے لئے قاری محمد صادق خان صاحب چیتا کیمپ (سرپرست) مولانا حبیب الرحمن قاسمی صاحب ساکی ناکہ (صدر) قاری محمد سلیم قاسمی گوتم نگر، جناب انور حسین صاحب، مولانا مجیب الرحمن صاحب (نائبین صدور) مفتی محمد آزاد بیگ قاسمی صاحب (جنزل سکریٹری) مولانا اشفاق صاحب گوونڈی، مولانا محمد الیاس ندوی صاحب، مولانا ولی الرحمن صاحب (سکریٹری) اور مولانا اشفاق قاسمی صاحب خازن منتخب کئے گئے، اسی طرح دیگر اراکین کا انتخاب عمل میں آیا۔ واضح رہے کہ جمعیۃ علماء شمال مشرقی زون کے انتخاب سے قبل مقامی یونٹوں کا انتخاب عمل میں آیا، چنانچہ جمعیۃ علماء چیتا کیمپ میں حاجی محمد رضوان صاحب (صدر) مولانا زاہد قاسمی (جنزل سکریٹری) جناب نوشاد احمد صاحب (خازن) منتخب کئے گئے، جمعیۃ علماء کرلا ساکی ناکہ میں مفتی مامون قاسمی صاحب (صدر) مولانا محمد طیب قاسمی صاحب (جنزل سکریٹری) جناب فخر عالم صاحب (خازن) بنائے گئے۔ جمعیۃ علماء حلقہ گوونڈی اور مانخورد سے مولانا اسعد قاسمی صاحب (صدر) مولانا اشتیاق قاسمی (جنزل سکریٹری) اور مولانا منصور قاسمی صاحب (خازن) منتخب کئے گئے، اسی طرح ان تمام یونٹوں کے نائبین صدور وسکریٹری ودیگر اراکین کا انتخاب عمل میں آیا

## مالیگاؤں کانگریس پارٹی کے صدر اعجاز بیگ پر مقدمہ درج

### سماج وادی پارٹی کے شان ہند اور انیس مستری کو گالی دینے کا الزام

مالیگاؤں: (خیال اثر) کل بروز جمعرات شام سوا سات بجے کے درمیان رہبر کوچنگ سینٹر کے پاس سماج وادی پارٹی کے اہم رکن انیس مستری اپنے نواسے کے انتظار میں کھڑے تھے کی اسی دوران کانگریس پارٹی کے مقامی صدر اعجاز بیگ کا وہاں سے گزر ہوا اور انہوں نے انیس مستری کو دیکھتے ہی اپنی رکشا رکوائی اور کہنے لگے کے کیا رے تم لوگ بہت تحریک چلارے کب آرے گو بر مارنے ایسا بولتے ہوئے مجھے اور شان ہند کو گالیا دی اور دھمکی دیا کے تیرے کو دکان پر آکر بتاتا تمہاری کتنی اوقات ہے۔ اسطرح کی معلومات آج سٹی پولیس اسٹیشن احاطے سے انیس مستری نے میڈیا نمائندوں کو دیتے ہوئے کہا کہ اعجاز بیگ بہت طاقت ور ہوگا گولی والا ہوگا، دادا ہونگا سکے وقت کا بہت بڑا 2 نمبری ہوگا، مگر میں کبھی ایک طمانچہ ماردیتا تو اسکی عزت کا کیا ہوتا اسکا تو پانی اتار دیتا مگر میں نے ایسا نہیں کیا اس طرح کے جملوں کا اظہار کرتے ہوئے انیس مستری نے اعجاز بیگ اور انکے درمیان ہوئی لفظی جھڑپ کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کے میں نے سٹی پولیس اسٹیشن میں اسکی شکایت درج کروائی ہے، پولیس سی سی ٹی کیمروں کی جانچ کرتے ہوئے اس پر سخت کارروائی کریں، وہیں ہم نے اعجاز بیگ کو جو 15 دن کا الٹی میٹم دیا تھا اس پر ہم قائم ہے اگر اس نے 15 دن میں معافی نہیں مانگا تو ہم ہر حال میں اسکا منہ بھی کالا کرینگے اور اس پر گوبر بھی مارینگے۔

# صدرِ مشاعرہ اور کمرشیل مشاعرے

فہیم اختر۔لندن
fahimakhteruk@yahoo.co.uk
www.fahimakhteruk.com

مشاعرہ ایک ایسا فورم ہے جس میں شاعر اپنے دل کے تار چھیڑتا ہے اور سامعین مسرور ہوتے ہیں۔ تاہم اس محفل میں سب سے اہم چیز شاعر نہیں بلکہ صدرِ مشاعرہ ہوتا ہے۔ شاعر تو اپنی غزل پڑھ کر نکل جاتا ہے، مگر صدر بیچارے کو آخر تک کرسی پر بٹھا کر ثابت کیا جاتا ہے کہ" برداشت" بھی ایک فن ہے۔ صدارت کا انتخاب بھی عجیب ہوتا ہے۔ صدر وہی بنتا ہے جس کے پاس سب سے زیادہ سفید بال ہوں۔ بعض اوقات صرف اس لیے بھی صدارت سونپ دی جاتی ہے کہ" یہ بندہ زیادہ بول نہیں سکتا، سو محفوظ رہے گا"۔ مگر اکثر صدر صاحب ایسے نکلتے ہیں کہ اپنی تقریر میں وہ سب کچھ بیان کردیتے ہیں جو آج تک شاعری میں بیان نہیں ہوا۔ مشاعرہ شروع ہونے سے پہلے صدر صاحب کی کرسی ایک مقدس تخت کی طرح سجائی جاتی ہے۔ جیسے ہی وہ بیٹھتے ہیں، سب شاعروں کو لگتا ہے کہ آج ان کی شاعری قبول ہوگئی ہے۔ اور صدر صاحب کی حالت یہ ہوتی ہے کہ اگر وہ سنجیدہ رہیں تو لوگ کہتے ہیں" صدر بور کررہا ہے"، اور مسکرادیں تو لوگ کہتے ہیں" صدر نے ہماری شاعری اڑادی!"۔ شاعر کی غزل بھلے دو مصرعوں پر ختم ہو، مگر صدر کی تقریر کا کوئی" ردیف" اور" قافیہ" نہیں ہوتا۔ یوں تو مشاعرہ ختم ہوتا ہے، شاعر خوش، سامعین تھکے ہوئے اور صدر صاحب اس سوچ میں ڈوبے کہ اگلی بار اگر صدارت کی دعوت ملی تو وہ بہانے سے کہیں گے، معاف کیجیے، میں تو سننے آیا تھا!۔ 23 اگست کو بزمِ اعظم گڑھ کی جانب سے متحدہ عرب امارات کے شہر شارجہ میں ایک مشاعرے کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی صدارت کا شرف مجھے حاصل ہوا۔ ہندوستان سے بڑے بڑے نامی شعرا کو بلایا گیا۔ لندن کی مصروف زندگی سے کچھ پل کے لیے چھٹکارا پانے کے لیے میں نے حامی بھر لی۔ کلکتہ سے معروف شاعر و ادیب پرویز اختر کی شمولیت سے میری خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ اس کے علاوہ کانکی نارہ کے شاعری کے ذوق رکھنے والے شیخ غلام عامر نے بھی مشاعرے میں شرکت کے لیے شارجہ پہنچے۔ شارجہ کی تپتی ہوئی دھوپ نے ایک لمحے کو میرا حوصلہ کمزور کردیا، جو لندن کی سرد ہواؤں کے برعکس تجربہ تھا۔ تاہم ہم بھی مشاعرے میں شرکت کے لیے پرجوش تھے اور دنیا بھر سے بلائے گئے معروف شعرا سے ملنے اور ان کی غزلیں سننے کے لیے بیتاب تھے۔ حسن کاظمی، جوہر کانپوری، شکیل اعظمی، شبینہ ادیب، حامد بھسولی، افضل منگلوری، پرویز اختر، میکش اعظمی، حمیرا اگل تشنا وغیرہ کی موجودگی سے ہزاروں کی تعداد میں پہنچے سامعین کا جوش وخروش کافی بڑھ گیا۔ مشاعرے کی نظامت جناب معروف رائے بریلوی نے کی اور رات ساڑھے نو بجے مشاعرے کا آغاز ہوا۔ ہماری طرح تمام شعرا اس بات کے منتظر تھے کہ حسبِ معمول گلدستہ اور مومینٹو سے ان کا استقبال ہوگا۔ مگر کیا بتائیں شاید منتظمین یا تو بھول گئے یا وہ ہندوستان سے ہندی میڈیم شاعرہ کی آؤ بھگت میں اتنا مصروف رہے کہ انہیں دیگر شعرا اور اسٹیج پر موجود مہمانوں کا استقبال کرنا، یاد ہی نہیں رہا۔ اور اگر صدرِ مشاعرہ کی بات کریں تو بس میں تو ایک کرسی پر براجمان تھا جس پر انگریزی میں صدر مشاعرہ لکھا ہوا تھا۔ جس سے میرا حوصلہ بھی بلند ہوا اور مجھے لگا چلو کچھ نہ سہی تو میری کرسی نے ہی میرا استقبال کردیا۔ پھر ہم پانچ گھنٹے تمام شعرا کو سنتے رہے اور ان کی جسمانی قوت کی زور سے ان کی شاعری سے محظوظ ہوتے رہے۔ جس کی وجہ سے کچھ خوف بھی ہوا اور سہما سہما سا بھی رہا۔ ایک کے بعد ایک شاعر آتے اور اپنی اداکاری سے سامعین میں ایسا جوش ڈالتے کہ

مانوں ایسا لگتا تھا کہ مشاعرہ نہیں بلکہ بلڈ پریشر ہائی کرنے کی مشق ہورہی ہے۔ میں بھی سہما سہما ان شعرا کی شاعری سے بحالتِ مجبوری واہ واہ کرتا، تاہم ان کے جوشیلے اور بھڑک دار انداز سے خوف بھی کھاتا رہا۔ عموماً بیرونی ممالک میں جب بھی کوئی مشاعرہ ہوتا ہے تو وابستگانِ اردو جو ذریعہ معاش کے لیے ان ممالک کو وطنِ ثانی بنائے ہوئے ہیں وہ اپنی تشنگی مٹانے کے لیے ان مشاعروں میں شرکت کرتے ہیں اور زبان وادب سے وابستگی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ جو کہ قابلِ ستائش ہے اور زبان وادب کے فروغ کے لیے احسن کاوش ہے۔ شارجہ مشاعرے میں بھی اعظم گڑھ کے بسے ہوئے لوگوں نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کرکے مشاعرے کو کامیاب بنانے میں نمایاں رول نبھایا جس کے لیے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ لیکن اہلِ نظر میں سے بیشتر دانشور یہ بھی کہتے ہیں کہ مشاعرے کا اہتمام کرنے والے زیادہ تر منتظمین ادب دوست نہیں، کاروباری ہیں۔ اس ضمن میں میں جب غور کرتا ہوں تو اندازہ ہوتا ہے کہ ادب اور زبان کے نام پر جس طرح کے اشتہارات سامنے آتے ہیں اور مختلف اداروں کے منتظمین مختلف اسپانسروں سے تعاون حاصل کرتے ہوئے مالی طور پہ ادارے کو فائدہ پہنچاتے ہیں، تو ذہن میں ایک خیال آتا ہے کہ مشاعرے کا انعقاد کیا ادب کو فروغ دینے کی سنجیدہ کوشش ہے یا پسِ پردہ مالی تعاون حاصل کرنا ہے۔ صرف مشاعرے پہ انعقاد پر ہی ادارے کے منتظمین اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس کے بعد بھی تاریخی، گرانڈ، عظیم، یادگار، بے مثال مشاعرہ وغیرہ لکھ کر مسلسل شور مچاتے رہتے ہیں اور لوگوں کو باور کراتے ہیں کہ انہوں نے کتنا بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ میں ایک عرصے سے ذہنی طور سے اس تگ و دو میں تھا کہ کسی طرح فرصت سے آج کل کے مشاعروں کے بارے میں چند دلچسپ حقائق کا انکشاف کروں۔ حقیقتاً دنیا کے اتنے موضوعاتِ مسائل ہیں کہ مشاعرے کے حوالے سے لوگوں سے بات تو ہوتی ہے تاہم باقاعدگی سے اس پر کوئی تفصیلی گفتگو نہیں ہو پاتی۔ پھر سوچا کہ آخر کیوں نہ دنیا بھر میں بکثرت ہونے والے مشاعروں کی رسم وتہذیب اور معائب ومحاسن پر اردو زبان وبیان کے حوالے سے کسی بحث کی پیشرفت کی جائے۔ شاعری اردو زبان کی وہ مرغوب صنف ہے جس سے ہر عمر، مذہب اور زبان کے بولنے والے دلچسپی رکھتے ہیں۔ دنیا بھر میں تقریباً سبھی اہلِ قلم اپنی زبان میں صنفِ شعر وسخن میں خامہ فرسائی کرتے ہیں جن میں ایسے بھی صاحبِ سخن ہیں جو اپنے گرد وپیش کے سیاسی اور سماجی مسائل کو اپنا موضوعِ سخن بناتے ہیں جو نہ صرف حسن وعشق بل کہ سماجی ظلم و جبر اور ناانصافیوں کے خلاف سیاسی احتجاج کو بھی اپنا موضوعِ سخن قرار دیتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اردو شاعری عصر حاضر کے تمام اردو زبان کے شائقین میں مقبول ہے۔ ہندوستان، پاکستان کے علاوہ برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، یورپ، ترکی، مشرق وسطیٰ سمیت نیپال، بنگلہ دیش وغیرہ ممالک میں بھی اردو شعر وسخن کی پزیرائی ہوتی ہے جو اردو زبان کے فروغ ومقبولیت کی بجا طور پر ضامن ہے۔ اردو کے نو آباد ملکوں میں برطانیہ ایک ایسا ملک ہے جسے ایک عرصے تک" اردو کا تیسرا مرکز" کہا جاتا رہا ہے۔ یہاں دیارِ مغرب کے اردو شعرا میں ساقی فاروقی، بخش لائل پوری، اکبر حیدرآبادی، خالد یوسف، رفعت شمیم، ڈاکٹر عبدالغفار عزم، ڈاکٹر جمال سوری، باسط کانپوری، فاروق حیدر، غالب ماجدی، امجد مرزا وغیرہ ایسے اہم نام ہیں جو تعارف کے محتاج نہیں، اردو زبان کے فروغ اور اس کی شناخت میں ان کا یقیناً قابلِ قدر حصہ رہا ہے۔ افسوس کہ ان میں سے چند ادیب وشاعر رفتہ رفتہ ہم سب سے ہمیشہ کے لیے بچھڑ گئے جس کے سبب مشاعروں کی رونق ماند پڑ گئی۔ تاہم اب بھی مشاعروں کا سلسلہ ہنوز جاری وساری ہے۔ لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے دُکھ ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر شرَ کائے مشاعرہ کی کی تعمیری، تہذیبی اور ثقافتی قدریں مبتذل ہوکر دم توڑ گئی ہیں۔ مہذب انداز سے سے داد وستائش کی بجائے سوقیانہ لب ولہجے میں تالیوں کے ساتھ واہ واہ کا طوفانِ بدتمیزی اکثر دیکھنے سننے میں آتا ہے اور ہمارے اردو کے نو سکھیے نوجوان تو اب سیٹی بجا کر بھی داد دینے سے باز نہیں آتے۔ سچ پوچھیے تو میں حتی الامکان اسی خوف سے مشاعرے میں شریک ہونے سے اکثر گریز کرتا ہوں۔ بلا شبہ برِ صغیر پاک و ہند کے علاوہ دنیا بھر کے چند دیگر ممالک میں بھی آج ہماری اردو شاعری اردو زبان کے شائقین کی ثقافت کا ایک اہم حصہ بن چکی ہے۔ اردو کے کئی معروف شعرا کے اشعار آج بھی لوگ گنگناتے ہیں اور محظوظ ہوتے ہیں۔ جن میں میر تقی میر، مرزا غالب، ابراہیم ذوق، داغ دہلوی، میر انیس، میر دبیر، علامہ اقبال، جوش ملیح آبادی اور کئی مقتدر شعرا ہیں جن کا کلام آج تک لوگ پڑھتے اور سر دھنتے ہیں اور دنیا بھر کے اخباروں اور اردو رسالوں میں ان کی شعری تخلیقات منظرِ عام پر گاہے بگاہے نمایاں ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اب اردو شاعری نے بڑی حد تک کمرشل صورت اختیار کرلی ہے۔ یعنی شعرا کو منہ مانگی اجرت دے کر مشاعرے میں بلایا جاتا ہے۔ بلکل اسی طرح جس طرح کسی مزدور کو اس کی محنت کے صلے میں اس کی اجرت دی جاتی ہے اور طرہ اس پر یہ کہ سننے والے حضرات داد دینے کی بجائے تالی اور سیٹی بجا بجا کر شاعری کی پزیرائی کرتے ہیں۔ حیرت تو یہ سن کر ہوتی ہے کہ جب چند بڑی بڑی ایوینٹ کمپنیوں نے مشاعرے کرانے کی بدعت اختیار کی۔ تو بس جناب پھر کیا تھا، مراثیوں سے لے کر متشاعروں کا ایک جم غفیر دبیمال کمانے کی غرض سے باہر نکل پڑا۔ جس کی ایک مثال یہ دیکھنے کو ملتی ہے کہ جہاں چند شعرا کے ساتھ خاتون شاعرہ کو بھی بلا کر مشاعرے میں پڑھوایا جاتا ہے اور داد دینے والے نوجوانوں نے سخن فہمی کی بجائے شاعرہ کی خوبصورت شکل پر سیٹیوں اور بے ہنگم جملوں سے خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو مشاعرے کا معیار اب زوال پزیر نظر آرہا ہے۔ یعنی اتنے شعرا اب شاعری میں گل افشانی فرمارہے ہیں کہ سمجھ میں یہ نہیں آرہا کہ اس بھیڑ میں کون صحیح معنوں میں شاعر ہے۔ اب تو عام طور سے سنجیدہ اور معیاری شاعری کا فقدان ہی نظر آتا ہے۔ سامعین کی اچھی خاصی تعداد شاعری سمجھنے کی بجائے خواتین شاعرات کی بے سر پیر کی شاعری پر مرمٹتی دکھائی دیتے ہیں۔ یوں کہیے تخیل سرے سے ناپید ہے، محض الفاظ بندی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ سوشل میڈیا پر جس طرح نئے پرانے شعرا آئے دن تعارف ہورہے ہیں اس سے بہر حال یہ خوشی ضرور ہوتی ہے کہ اردو ادب میں جتنے شعرا ہیں شاید اتنے کسی اور زبان میں نہیں ہیں۔ لیکن وہیں یہ خدشہ بھی لاحق ہے کہ شعرا کی اس قدر بہتات کہیں اردو فکر وادب کے لیے غیر افادی نہ ثابت ہو۔ کیوں کہ اس خدشے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آج کے دور میں فکر و سخن کی تعمیری مقبولیت کو تاجرانہ معیار پر پرکھا جانے لگا ہے۔ یعنی جو شاعر جتنی تعداد میں مشاعروں میں بلایا اور پڑھوایا جاتا ہے اسی قدر وہ ممتاز واعلیٰ شاعر شمار کیا جاتا ہے۔ ان نامُساعِد حالات میں بھی بہر حال وہ تمام شعرائے اردو جنھوں نے اپنی شعری تخلیقات سے نہ صرف اردو زبان کے فروغ اور اس کی نشو ونما میں ایک اہم رول ادا کیا ہے۔ بلکہ اپنے فکر وفن اور ادبی کاوشو ں سے اردو زبان کی مقبولیت میں اضافہ کیا ہے وہ سب صد لائقِ تعریف ہیں۔ تاہم اگر کمرشل مشاعروں کی یہی صارفانہ روش قائم رہی تو اردو کے صحت مند تعمیری مستقبل کے لیے یہ بدشگونی ثابت ہوگی پھر شاید ہر کوئی متشاعر کسی سے لکھوا کر ایک بھاری بھرکم لفافے کے عوض اردو شاعری کے ساتھ بددیانتی اور ناانصافی کرے گا جو مستقبل میں ایک نہایت ہی افسوس ناک انجام کا پیش خیمہ ہوگی۔

Friday 12th September 2025

بروز جمعہ ۱۲/ستمبر ۲۰۲۵

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

# آٹوموبائل انڈسٹری میں خود انحصاری کے لیے صنعت اور حکومت کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ مودی

نئی دہلی، 11 ستمبر (یواین آئی) آٹوموبائل انڈسٹری کو میک ان انڈیا کا لیڈر قرار دیتے ہوئے وزیر

اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو کہا کہ آٹوموبائل مینوفیکچرنگ سیکٹر میں مکمل خود انحصاری حاصل کرنے کے لیے حکومت اور صنعت ورلڈ کو مل کر کام کرنا ہوگا گھریلو آٹوموبائل مینوفیکچررز کی تنظیم ایس آئی اے ایم کے سالانہ کنونشن کے افتتاحی اجلاس میں بھیجے گئے اپنے تحریری پیغام میں مسٹر مودی نے کہا کہ آٹوموبائل انڈسٹری ایک اہم شعبہ ہے جس نے نقل وحرکت اور معیار زندگی میں نمایاں بہتری لائی ہے۔ یہ میک ان انڈیا پہل کا لیڈر رہا ہے اور اس نے ملک کو آٹوموبائل انڈسٹری میں ایک بہترین مرکز بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آٹوموبائل مینوفیکچرنگ کی پوری ویلیو چین میں خود انحصاری حاصل کرنے کے لیے حکومت اور صنعت کے لیے مل کر کام کرنا ناگزیر ہے۔ مضبوط پالیسی فریم ورک اور اصلاحات کی بدولت ہندوستان تیزی سے مستقبل کے لیے تیار ٹرانسپورٹ سسٹم کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آٹوموبائل انڈسٹری بھی تیزی سے سبز توانائی کے ذرائع کو اپنا رہی ہے۔ انہوں نے توانائی کے ذخیرے میں اسٹارٹ اپس کی ترقی کو حوصلہ افزا قرار دیا۔ وزیراعظم کا پیغام ایس آئی اے ایم کے صدر اور ٹاٹا موٹرز پیسنجر وہیکلز کے مینیجنگ ڈائریکٹر شیلیش چندرا نے پڑھ کر سنایا۔ اپنے ویڈیو پیغام میں ہیوی انٹر پرائزز کے وزیر ایچ ڈی کمارسوامی نے کہا کہ گھریلو آٹوموبائل انڈسٹری تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ آج ملک میں ہر سال تین کروڑ سے زیادہ گاڑیاں فروخت ہوتی ہیں۔ انہوں نے آٹوموبائل انڈسٹری سے جدت کو فروغ دینے کی اپیل کی۔ مسٹر کمارسوامی جن کے پاس اسٹیل کی وزارت کا چارج بھی ہے نے آٹوموبائل انڈسٹری کو یقین دلایا کہ ملک میں کچھ پرزوں کی تیاری کے لیے درکار اسٹیل کے گریڈ کو ملک میں ہی تیار کرنا شروع کر دیا جائے گا۔ مسٹر چندرا نے کہا کہ ملک کی آٹوموبائل انڈسٹری کا ریوینیو 20 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔ مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) میں اس کا حصہ 15 فیصد ہے۔ اس صنعت میں بالواسطہ یا بلاواسطہ تین کروڑ سے زیادہ لوگوں کو روزگار ملتا ہے۔ انہوں نے گڈس اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) میں حالیہ اصلاحات کے لیے حکومت کا شکریہ ادا کیا۔

## ہم دنیا میں آٹوموبائل سیکٹر میں نمبرون بن سکتے ہیں: گڈکری

نئی دہلی، 11 ستمبر (یواین آئی) روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے وزیر نتن گڈکری نے جمعرات کو کہا کہ ہندوستانی آٹوموبائل انڈسٹری کی ملک کی معیشت میں اہم شراکت ہے اور یہ دنیا میں پہلے نمبر پر پہنچنے کی صلاحیت رکھتی ہے مسٹر گڈکری نے گھریلو آٹوموبائل مینوفیکچررز کی تنظیم ایس آئی اے ایم کے سالانہ کنونشن میں کہا کہ کچھ سال پہلے ہندوستانی آٹوموبائل انڈسٹری دنیا میں ساتویں نمبر پر تھی، آج ہم جاپان کو پیچھے چھوڑ کر تیسرے نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے آپ سب کی صلاحیتوں پر بھروسہ ہے، اگر آپ سب مل کر کام کریں تو ہم دنیا میں آٹوموبائل سیکٹر میں نمبرون بن سکتے ہیں۔ پانچ ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کے وزیر اعظم کے خواب میں اس صنعت کا سب سے اہم کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ 40 فیصد فضائی آلودگی گاڑیوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ حکومت اب آلودگی کو کم کرنے کے لیے بائیو فیول کو فروغ دے رہی ہے۔ اس کے علاوہ بی ایس سیون معیار لانے پر غور کیا جا رہا ہے۔ پٹرول میں ایتھنول کی ملاوٹ کے بارے میں مسٹر گڈکری نے کہا کہ ای 20 (20 فیصد مرکب) سے آگے کوئی قدم اٹھاتے ہوئے آٹوموبائل انڈسٹری کے ساتھ بھی بات چیت کی جائے گی۔ سوشل میڈیا پر ای 20 کے خلاف حالیہ مہم کو "پیڈ" قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگرچہ یہ مہم ایتھانول کے خلاف تھی لیکن اسے سیاسی طور پر نشانہ بنانا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایتھنول پیٹرولیم کی درآمدات کا متبادل ہے، اس سے آلودگی کم ہوتی ہے اور کسانوں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے آٹوموبائل انڈسٹری کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ گاڑیوں کی جانچ کے مراکز قائم کریں اور اسکریپنگ کو فروغ دیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ پرانی گاڑیوں کو ختم کر کے نئی گاڑیاں خریدنے والوں کے لیے گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) میں چھوٹ کے لیے حکومت کے اندر بھی لابنگ کر رہے ہیں۔ ملک میں ہر سال 60 لاکھ ٹن اسکریپ اسٹیل درآمد کیا جاتا ہے جب کہ نئی اسکریپ پالیسی لانے کے بعد اب 76.3 لاکھ ٹن اسکریپ اسٹیل کو اندرون ملک فراہم کیا جا رہا ہے۔

# ڈوڈہ میں دوسرے روز بھی کرفیو جیسی پابندیاں، انٹرنیٹ اور براڈبینڈ خدمات معطل

## مجھے سری نگر میں نظر بند کیا گیا، فاروق عبداللہ سے بھی ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی: سنجے سنگھ کا دعویٰ

سری نگر، 11 ستمبر (یواین آئی) عام آدمی پارٹی کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے الزام عائد کیا ہے کہ انہیں سری نگر کے گیسٹ ہاؤس میں پولیس نے نظر بند کر دیا ہے اور سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کو بھی ان سے ملاقات کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ سنجے سنگھ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا: 'تاناشاہی اپنی انتہا پر ہے۔ میں اس وقت سری نگر میں ہوں۔ جمہوریت میں اپنے حق کے لیے آواز بلند کرنا اور احتجاج کرنا ہمارا آئینی حق ہے۔ آج معراج ملک کی غیر قانونی گرفتاری کے خلاف پریس کانفرنس اور دھرنا تھا، لیکن سرکاری گیسٹ ہاؤس کو پولیس چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔' انہوں نے مزید کہا کہ انہیں عام آدمی پارٹی کے ایم پی عمران حسین اور دیگر ساتھیوں کے ساتھ گیسٹ ہاؤس سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ سنجے سنگھ نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا: 'یہ بڑی دکھ کی بات ہے کہ جموں و کشمیر کے کئی بار وزیر اعلیٰ رہ چکے ڈاکٹر فاروق عبداللہ جب مجھے نظر بند کئے جانے کی خبر سن کر مجھ سے ملنے سرکاری گیسٹ ہاؤس آئے تو پولیس نے انہیں بھی ملاقات کی اجازت نہیں دی۔ یہ اگر تاناشاہی نہیں تو اور کیا ہے؟' خیال رہے کہ ڈوڈہ کے رکن اسمبلی معراج ملک کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کیے جانے کے بعد وادی سمیت مختلف مقامات پر سیاسی ردعمل سامنے آ رہا ہے اور اپوزیشن جماعتیں اس اقدام کو جمہوریت پر حملہ قرار دے رہی ہیں۔

جموں، 11 ستمبر (یواین آئی) جموں و کشمیر کے ضلع ڈوڈہ اور ملحقہ علاقوں میں عام آدمی پارٹی کے ایم ایل اے معراج ملک کی پبلک سیفٹی ایکٹ (پی ایس اے) کے تحت گرفتاری کے بعد صورتحال مسلسل کشیدہ بنی ہوئی ہے۔ بدھ کے روز مظاہرین اور سیکورٹی فورسز کے درمیان جھڑپوں کے بعد جمعرات کو بھی سخت پابندیاں عائد رہیں۔ ضلع انتظامیہ نے بدھ کے روز 'بی این ایس' ایکٹ کی دفعہ 163 نافذ کرتے ہوئے عوامی نقل وحرکت پر قدغن لگائی تھی۔ حکام کے مطابق گزشتہ شب صورتحال نسبتاً پُرامن رہی تاہم کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لیے ڈوڈہ ٹاؤن، بھدرواہ، گندوہ اور ٹھاٹھری میں بڑی تعداد میں سیکورٹی فورسز تعینات رہیں۔ اہم سرکاری دفاتر کے ارد گرد خاردار تاریں لگائی گئیں جبکہ پولیس گاڑیاں مسلسل گشت کرتی رہیں اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے لوگوں سے گھروں میں رہنے کی اپیل کی جا رہی ہے۔ معراج ملک، جنہوں نے 2024 کے اسمبلی انتخابات میں ڈوڈہ سیٹ پر 500.4 ووٹوں کی برتری سے کامیابی حاصل کی تھی، کو پیر کے روز عوامی نظم و نسق میں خلل ڈالنے کے الزام میں گرفتار کر کے کٹھوعہ جیل بھیج دیا گیا۔ یہ پہلا موقع ہے جب جموں و کشمیر میں ایک موجودہ ایم ایل اے کو پی ایس اے کے تحت حراست میں لیا گیا ہے، جو بغیر مقدمہ چلائے دو سال تک قید کی اجازت دیتا ہے۔ ذرائع کے مطابق بدھ کے روز متعدد مقامات پر مظاہرین نے پابندیوں کو توڑنے کی کوشش کی جس پر پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ جھڑپوں کے دوران کئی افراد کو حراست میں لیا گیا جن میں سے کچھ کو بعد میں رہا کر دیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ بدھ سے اب تک متعدد افراد کو حفاظتی حراست میں لیا گیا ہے، جن میں سے 21 کو بھدرواہ اور باقی کو کشتواڑ منتقل کیا گیا۔ امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ بعض کو آج رات رہا کیا جا سکتا ہے۔ انتظامیہ نے صورتحال کو دیکھتے ہوئے اتوار تک اسکول بند رکھنے کے احکامات جاری کئے ہیں جبکہ تجارتی سرگرمیاں مکمل طور پر معطل رہیں۔ ضلع حکام کا کہنا ہے کہ معراج ملک کے خلاف کارروائی ان کے اشتعال انگیز بیانات اور سوشل میڈیا پر ہتک آمیز زبان کے استعمال کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ دوسری جانب معراج ملک کے والد شمس الدین ملک نے بیٹے کی رہائی کی اپیل کرتے ہوئے کہا: 'میں اپنے بیٹے کو واپس چاہتا ہوں، میں نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے ملاقات کی ہے، انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ معاملے کو دیکھیں گے۔' عام آدمی پارٹی نے اس گرفتاری کو سیاسی انتقام قرار دیتے ہوئے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ جموں میں احتجاج کے دوران پارٹی کے راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ نے کہا کہ ہم اس ناانصافی کے خلاف سڑکوں پر، پارلیمان میں اور اگر ضرورت پڑی تو سپریم کورٹ میں بھی لڑائی جاری رکھیں گے۔

# نیپال میں مہاراشٹر کے 150 سے زائد سیاح پھنسے، سب محفوظ

ممبئی، 11 ستمبر (یواین آئی) مہاراشٹر کے 150 سے زیادہ سیاح پڑوسی ملک نیپال میں پھنسے ہوئے ہیں جنہیں بحفاظت وطن واپس لانے کے لئے ریاستی حکومت نے ڈیزاسٹر مینجمنٹ سیل کے ذریعے سرگرم کوششیں شروع کر دی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ تعداد ضلع تھانے کے 65 سیاحوں کی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے ان میں سے متعدد سے براہِ راست گفتگو بھی کی ہے۔ ریاستی حکومت ہندوستانی سفارت خانے سے رابطے میں ہے تاکہ نیپال میں پھنسے شہریوں کو محفوظ طریقے سے واپس لایا جا سکے۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ سیل کے ڈائریکٹر ڈاکٹر بھل چندر چوان نے جمعرات کو بتایا کہ نیپال میں موجود تمام سیاح محفوظ ہیں اور حکومت ان سے مسلسل رابطے میں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پھنسے ہوئے سیاحوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پھنسے ہوئے سیاحوں میں 65 تھانے ضلع سے، 5 پونے، 6 ممبئی، 10 اکولہ، ایک ایوت محل، 2 لاتور، 4 ناسک اور کلوان کے شہری شامل ہیں۔

اس کے علاوہ پونے اور ممبئی کے 23 بزرگ افراد پر مشتمل ایک گروپ بھی نیپال میں ہے۔ کیلاش مانسرور کے 12 سیاح چین کی سرحد کے قریب صوبہ کورنگ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ سفارت خانے نے تمام سیاحوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ محفوظ مقامات پر رہیں، ہوٹلوں سے باہر نہ نکلیں اور مقامی انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کریں۔ یہ تمام سیاح 6 مختلف ٹور آپریٹروں کے ذریعے نیپال گئے تھے۔ وہاں کی پرتشدد صورتحال سے وہ خوفزدہ ہیں۔ اس دوران بیڑ ضلع کے 11 سیاح بس کے ذریعہ بحفاظت اتر پردیش پہنچ گئے ہیں۔ جمعہ تک نیپال میں پروازوں کی بحالی کا امکان ظاہر کیا گیا ہے جس کے بعد سیاحوں کو مرحلہ وار واپس لانے کا عمل شروع ہوگا۔ سیاحوں کے پھنسنے کی بنیادی وجہ نیپال میں جاری سیاسی عدم استحکام اور پرتشدد مظاہرے ہیں۔ ریاست کے تھانے، پونے، ممبئی، ناسک، اکولہ، ایوت محل، لاتور اور کولہاپور کے شہری مختلف ہوٹلوں میں محصور ہیں۔ اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ سیل نے ان کے بارے میں مکمل اعداد و شمار جاری کیے ہیں۔

# پاکستان حمایت یافتہ داعش ماڈیول بے نقاب، پانچ گرفتار

نئی دہلی، 11 ستمبر (یواین آئی) دہلی پولیس کی اسپیشل برانچ نے مرکزی ایجنسیوں کے ساتھ مل کر ایک داعش (آئی ایس آئی ایس) دہشت گرد ماڈیول کا پردہ فاش کیا ہے، جو پاکستان میں مقیم ہینڈلر کی ہدایت پر ہندوستان میں خلافت قائم کرنے اور غزوۂ ہند کے تحت جہاد چھیڑنے کی سازش کر رہا تھا۔ ایڈیشنل پولیس کمشنر پرمود سنگھ کشواہا نے جمعرات کو بتایا کہ دہلی، جھارکھنڈ، تلنگانہ، مدھیہ پردیش اور مہاراشٹر کے تھانے، نظام آباد اور راج گڑھ میں چھاپے مار کر پانچ اہم مشتبہ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ ان کی شناخت اشہر دانش (رانچی)، آفتاب انصاری (ممبئی)، سفیان ابوبکر خان (جھارکھنڈ)، محمد حذیفہ یمن (تلنگانہ) اور کامران قریشی (مدھیہ پردیش) کے طور پر ہوئی ہے۔ اس کارروائی میں کل 14 مشتبہ افراد کو حراست میں لیا گیا، جن میں سے چھ کو راجستھان کے بھیواڑی میں ہتھیاروں کی تربیت لیتے ہوئے پکڑا گیا۔ ماڈیول کا ماسٹر مائنڈ اشہر دانش، جو رانچی سے انگریزی میں پوسٹ گریجویٹ ہے، پاکستانی ہینڈلر کے رابطے میں تھا۔ وہ 'سی ای او، غزوہ لیڈر اور پروفیسر' جیسے کوڈ الفاظ استعمال کرتا تھا۔ پولیس نے رانچی کے اسلام نگر کے تبارک لاج سے دانش کو گرفتار کیا، جہاں سے سلفر پاؤڈر، ہائیڈرو کلورک ایسڈ، نائٹرک ایسڈ، بال بیرنگ، ایک دیسی پستول، کارتوس، لیپ ٹاپ، موبائل فون، نقدی اور دہلی کے کچھ علاقوں کے نقشے برآمد ہوئے۔ ایڈیشنل پولیس کمشنر نے بتایا کہ یہ ماڈیول ایک سلیپر سیل کی طرح کام کر رہا تھا۔ اس کے اراکین پاکستانی ہینڈلر سے رابطے کے لیے سگنل اور ٹیلی گرام جیسے انکرپٹڈ ایپس استعمال کرتے تھے۔ وہ سوشل میڈیا پر 'غزوۂ ہند' کے نام سے ایک آن لائن گروپ چلاتے تھے، جس کے ذریعے نوجوانوں کو انتہا پسندی کی طرف مائل کیا جاتا اور انہیں بھرتی کیا جاتا تھا۔ اس ماڈیول کا مقصد فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلانا اور مذہبی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانا تھا۔ تحقیقات سے پتہ چلا کہ یہ ماڈیول القاعدہ اور داعش سے متاثر تھا۔ اس کے اراکین اراولی پہاڑیوں کے جنگلات میں ہتھیاروں کی تربیت لے رہے تھے اور تیوہار کے موسم میں دہلی۔ این سی آر میں بڑے حملے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ دہلی کے نظام الدین ریلوے اسٹیشن سے آفتاب اور سفیان کو گرفتار کیا گیا، جو اسلحہ اکٹھا کرنے کے بعد ممبئی فرار ہونے کی کوشش میں تھے۔ آفتاب میٹرک پاس ہے۔ مسٹر کشواہا نے بتایا کہ پچھلے چھ ماہ سے اس ماڈیول پر نظر رکھی جا رہی تھی۔ وقت پر ان دہشت گردوں کو پکڑ کر ایک بڑی سازش کو ناکام بنایا گیا۔ پولیس اب یہ جاننے کی کوشش کر رہی ہے کہ اس ماڈیول نے کتنے لوگوں کو شامل کیا اور ان کے ممکنہ اہداف کیا تھے۔

# ڈرائی فروٹس کی نمائش کا افتتاح

ڈرائی فروٹس کی دنیا کا مشہور نام اجوا ڈرائی فروٹس کی نمائش کا افتتاح کھارگھر میں ایم ایل سی وکرانت پاٹل کے ہاتھوں عمل میں ایا اس موقع پر اجوا ڈرائی فروٹس کے مالک عارف پٹیل اینڈ برادرس کوکن مہاڈا کے سابق چیئرمین بالا صاحب پاٹل اقبال ناؤریکر کے علاوہ بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔

# ارم نے ماں شاکمبھری یونیورسٹی سہارنپور میں فرسٹ پوزیشن حاصل کر کے یونیورسٹی ٹاپ کی

مظفر نگر۔ نواب عظمت علی خان گرلز ڈگری کالج مظفر نگر کی بی اے تھرڈ ایر کی طالبہ ارم بنت محمد اکبر نے ماں شاکمبھری یونیورسٹی سہارنپور میں فرسٹ پوزیشن حاصل کر کے یونیورسٹی ٹاپ کی ہے۔ ارم کا یہ کارنامہ قابل فخر بھی ہے اور قابل تعریف بھی، ارم نے ٹاپ کر کے یہ ثابت کیا کہ محنت، جہد و جہد اور لگن سے بڑی سے بڑی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے، ارم کے یونیورسٹی ٹاپ کرنے پر کالج اور مظفر نگر ہی نہیں بلکہ اطراف کے علاقوں میں بھی خوشی کا ماحول ہے، ارم نے یونیورسٹی کے 264 کالجوں میں اعلیٰ مقام حاصل کر کے قوم اور ملت کا سر فخر سے بلند کیا ہے، جس پر علاقے کے تعلیم یافتہ، معروف اور مشہور شخصیات نے ارم کے ساتھ ساتھ، کالج کے اساتذہ اور کالج کے بانی ڈاکٹر نواز دیوبندی کو دلی مبارکباد پیش کی ہے۔ ارم کو یونیورسٹی کی طرف سے 29 ستمبر 2025 کو منعقد ہونے والے کانووکیشن میں گورنر اتر پردیش کے ذریعہ گولڈ میڈل سے نوازا جائے گا۔ اس پر مسرت موقع پر کالج کے منیجر معروف شاعر ڈاکٹر نواز دیوبندی نے ارم کو اس شاندار کامیابی پر نیک تمنائیں اور دعائیں دیتے ہوئے نہ صرف تعلیمی بلکہ سماجی زندگی میں بھی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے کہا کہ ان کا خواب تھا کہ ان کے کالج کی بیٹیاں یونیورسٹی، صوبے اور ملک میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کریں۔ آج ارم نے ان کا وہ خواب پورا کیا ہے، انہوں نے تمام طالبات کو ارم کی تقلید کا پیغام بھی دیا۔ انہوں نے ارم کی اس کامیابی کو نواب عظمت علی خان گرلز ڈگری کالج اور وہاں کے اسٹاف کا افتخار بتایا۔ کالج کی پرنسپل ڈاکٹر انیتا اگروال نے طالبہ اور اس کے خاندان کو مبارکباد دی، اس موقع پر کالج کے اسٹاف اور انٹر کالج کی پرنسپل صفیہ میڈم نے بھی ارم کو بہت بہت مبارکباد پیش کی۔

# مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا نے ڈینگو اور ملیریا کی تازہ صورتحال کا جائزہ لیا

نئی دہلی، 11 ستمبر (یواین آئی) مرکزی وزیر صحت جگت پرکاش نڈا نے 10 ستمبر 2025 کو ملک میں ڈینگو اور ملیریا کی تازہ صورتحال کا جائزہ لیا تاکہ ریاستوں کی طرف سے کی جانے والی احتیاطی سرگرمیوں کو فروغ دیا جا سکے۔ جائزے کے دوران مسٹر نڈا نے ڈینگو اور ملیریا کی روک تھام اور کنٹرول میں تازہ صورتحال اور اہم چیلنجوں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے ریاستوں، مقامی اداروں اور برادریوں سے زور دے کر کہا کہ وہ عوامی صحت کے تحفظ اور ویکٹر سے پیدا ہونے والی بیماریوں پر قابو پانے کے سلسلے میں حاصل کردہ فوائد کو برقرار رکھنے کے لیے، خاص طور پر زیادہ خطرے کے اس دور میں، احتیاطی اور کنٹرول کے اقدامات کو تیز کریں۔ مرکزی وزیر صحت نے تمام وزرائے اعلی کو ایک ایڈوائزری بھی جاری کی جس میں ان سے زور دے کر کہا گیا کہ وہ آنے والے مہینوں میں چوکس رہیں اور ڈینگو اور ملیریا پر موثر کنٹرول کے لیے احتیاطی اقدامات کے ساتھ ساتھ سماجی بیداری کی سرگرمیوں کو تیز کریں۔ مسٹر نڈا نے ویکٹر سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے خلاف فوری اور مربوط کارروائی کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ریاستی وزرائے صحت کو مشورہ دیا کہ وہ ذاتی طور پر صورتحال کا جائزہ لیں اور 20 دن کے اندر ایکشن پلان تیار کریں، جبکہ میونسپل کارپوریشنوں، پنچایتوں اور مقامی اداروں سے کہا گیا ہے کہ وہ سماجی بیداری مہم کو تیز کریں۔ مرکزی حکومت کے تحت آنے والے اسپتالوں اور دیگر اسپتالوں کو مناسب ادویات، تشخیص، بستروں اور ایسے احاطوں کو یقینی بنانا چاہیے جہاں مچھر بالکل نہ ہوں۔ حالیہ بارشوں کی وجہ سے پانی جمع ہونے کے سبب جگہ جگہ مچھروں کی افزائش ہونے لگی۔

# ایک دن، ایک اسٹیج، ۲۲ ڈرامے منشی پریم چند کے افسانوں کو ملی تھیٹر پر نئی زندگی

## وزیرِ اعظم نریندر مودی نے 'پریم اُتسو' کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا

۱۰ ستمبر کو نئی دہلی کے ایل ٹی جی آڈیٹوریم میں ایک انوکھا، تاریخی اور یادگار ثقافتی پروگرام منعقد ہوا، جس نے ہندوستانی تھیٹر کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کیا۔ ڈنکر سمرتی نیاس (دہلی) نے آئیڈیا (ممبئی) کے اشتراک سے اس عظیم الشان "پریم اُتسو" کا انعقاد کیا، جس میں منشی پریم چند کی ۲۲ مشہور کہانیوں پر مبنی ۲۲ ڈرامے، ۲۲ بھارتی زبانوں میں ایک ہی دن اور ایک ہی اسٹیج پر پیش کیے گئے۔ اس انوکھے اور جرات مندانہ تجربے کی ہدایت کاری معروف تھیٹر ڈائریکٹر جناب مجیب خان نے کی، جنہوں نے پریم چند کے افسانوں کو اسٹیج پر زندہ کر کے ادب، سماج اور ثقافت کو ایک دوسرے سے جوڑنے کا شاندار کام کیا۔ پروگرام کا آغاز صبح ۱۱:۳۰ بجے ہوا، جس سے قبل ایک گھنٹہ طویل سیمینار منعقد ہوا۔ اس سیمینار میں بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہرِ آبیات جناب راجندر سنگھ نے شرکت کی اور پریم چند کے ادبی ورثے کی سماجی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ سابق مرکزی وزیر جناب اشونی کمار چوبے نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ آج جب سطحی اور تفریحی نوعیت کے ڈرامے مقبول ہو رہے ہیں، ایسے میں پریم چند جیسے عمیق اور سماجی حقیقت پر مبنی ادب کو اسٹیج پر لانا ایک قابلِ ستائش اقدام ہے۔ ڈنکر سمرتی نیاس کے چیئرمین جناب نیرج کمار نے بتایا کہ اس پروگرام کے لیے وزیرِ اعظم جناب نریندر مودی نے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا اور اس کاوش کی بھرپور ستائش کی۔ وزیر اعظم کے پیغام کو پروگرام کے دوران سامعین کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا، جس میں انہوں نے کہا کہ ایسے اقدامات نہ صرف ادبی ورثے کو زندہ رکھتے ہیں بلکہ قوم کے مختلف لسانی اور ثقافتی دھاروں کو بھی ایک دھاگے میں پروتے ہیں۔ پروگرام کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں شامل زیادہ تر فنکار اپنی مادری زبان کے علاوہ دیگر زبانوں میں اداکاری کر رہے تھے، لیکن ان کی ادائیگی، جسمانی حرکات، تاثرات اور مکالموں کا انداز اتنا شاندار اور قدرتی تھا کہ زبان کی دیواریں خود بخود ختم ہوتی محسوس ہوئیں۔ ڈراموں کا سیٹ ڈیزائن، روشنی، موسیقی، ملبوسات اور میک اپ نہایت معیاری اور دلکش تھا، جس نے ہر پیشکش کو ایک مکمل فنی تجربہ بنا دیا۔ رات ۱۰ بجے اختتام پذیر ہونے والے اس "پریم اُتسو" نے نہ صرف منشی پریم چند کی تخلیقات کو ایک نئے روپ میں پیش کیا، بلکہ سماج، ادب اور زبانوں کے درمیان اتحاد، ہم آہنگی اور ثقافتی یکجہتی کا پُرزور پیغام بھی دیا۔ یہ تقریب صرف ایک خراجِ عقیدت نہیں تھی، بلکہ یہ ایک عملی مظاہرہ تھا کہ جب اعلیٰ ادب اور تھیٹر ملتے ہیں تو وہ صرف تفریح نہیں بلکہ سماجی بیداری اور مثبت تبدیلی کا مؤثر ذریعہ بن سکتے ہیں۔ □

کتاب "پریم چند کا رنگ منچ" کا اجرا اس موقع پر پیش کیے گئے ۲۲ ڈراموں کو ایک کتاب کی صورت میں بھی شائع کیا گیا، جس کا عنوان ہے: "پریم چند کا رنگ منچ"۔ اس کتاب کا اجرا سابق مرکزی وزیر جناب اشونی کمار چوبے کے ہاتھوں عمل میں آیا، جو اس ادبی و ثقافتی کوشش کو دستاویزی شکل دینے کی ایک اہم پیش رفت ہے۔

# ہم نشیں اور پرافٹ فور آل کے زیر اہتمام خطاطی مقابلہ اور نمائش کا کامیاب انعقاد

۴ ستمبر بروز سنیچر کو شہر بھیونڈی کی معروف ادبی تنظیم ہم نشیں فاؤنڈیشن بھیونڈی اور پرافٹ فور آل مہم کے اشتراک سے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے طلبہ کے مابین خطاطی مقابلے کا انعقاد رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج میں کیا گیا۔ اس مقابلے کو تین مختلف گروپ میں تقسیم کیا گیا تھا جونیئر گروپ (ہشتم تا دہم) مڈل گروپ (گیارھویں تا بارھویں) سینئر گروپ (ڈگری کالج، ڈی ایڈ، بی ایڈ) پر مشتمل تھا اس مقابلے سے متعلق طلبہ میں کافی جوش و خروش پایا گیا۔ اس مقابلہ میں بھیونڈی شہر کے مختلف اسکول، جونیئر کالج اور ڈگری کالج سے ۴۰ طلباء نے شرکت کی۔ خطاطی مقابلے کا افتتاح کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے اعزازی جنرل سیکرٹری دانیال قاضی صاحب نے کیا اس موقع پر رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے پرنسپل ضیاء الرحمان انصاری، عبدالعزیز انصاری اور فہیم مومن صاحبان نے مقابلے میں شرکت فرما کر طلبہ اور منتظمین کا حوصلہ بڑھایا۔ مقابلے میں جج کے فرائض ماہر خطاط امتیاز انصاری (شہادہ)، منصب آرٹ (بھیونڈی) نے انجام دیے۔ جج حضرات کے فیصلے کے مطابق جونیر گروپ میں اوّل انعام شیخ ریاض احمد (صمدیہ ہائی اسکول)، دوّم انعام شیخ آشنا ناصر (رفیع الدین فقیہ گرلز ہائی اسکول) اور سوّم انعام منام عاصم رئیس (صغری بی بی یوسف رئیس ہائی اسکول تکولی)، مڈل گروپ سے اوّل انعام انصاری عجوہ شیرین (رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج)، دوّم انعام انصاری الجہاں پروین (انصاری فرید میموریل ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج) اور سوّم انعام مریم سوزف گورے (صغری بی بی یوسف رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج، تکولی) سینئر گروپ سے اوّل انعام خان اقصی اسرار احمد (یشونت راؤ چوہان اوپن یونیورسٹی رئیس ہائی اسکول اسٹڈی سینٹر)، دوّم انعام زینب خاتون شمیم احمد (مولانا آزاد اوپن یونیورسٹی صمدیہ اسٹڈی سینٹر) اور سوّم انعام مومن ثانیہ شکیب احمد (جی ایم مومن ویمنز کالج) نے حاصل کیا۔ پانچ ستمبر بروز جمعہ الحمد ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج میں فن خطاطی مقابلے کے تقسیم انعامات کا جلسہ منعقد کیا گیا اس موقع پر ملک بھر کے ماہر خطاط کی عربی خطاطی (قرآنی آیات اور اسم محمد) کے نمونوں کی نمائش کا انعقاد بھی کیا گیا اس نمائش میں خطاطی مقابلے کے انعام یافتہ طلبہ کو انعامات سے نوازا گیا خطاطی نمائش اور جلسہ تقسیم انعامات کی صدارت ریاض الدین خان اعزازی جنرل سیکرٹری الحمہ ایجوکیشن سوسائٹی نے فرمائی اس جلسے کا افتتاح پرنسپل ضیاء الرحمن انصاری نے کیا عبدالعزیز انصاری فہیم مومن مولانا اوصاف فلاحی اور منصب مومن نے بھی شرکت کی اور طلبہ سے خطاب کیا پروگرام کی کامیاب نظامت ہم نشیں کے سیکرٹری ظفر عالم جامعی نے احسن طریقے سے انجام دی صدر ہم نشیں عامر اصغر قریشی نے اظہار تشکر کا فریضہ انجام دیا مولانا اوصاف فلاحی کی دعا پر جلسے کا اختتام ہوا۔

## بھیونڈی میں جشن اساتذہ و برائے معمار علم و ہنر ایوارڈس

ایسوسی ایشن آف ہیڈس آف دی اسکول و کالجز تھانے ورائے گڑھ ڈسٹرکٹ کی جانب سے بروز سنیچر، 13 ستمبر 2025 کو صمدیہ ہائی اسکول و جونیر کالج ہال، بھیونڈی میں شاندار "جشنِ اساتذہ و برائے معمارِ علم و ہنر ایوارڈس" منعقد کیا جا رہا ہے۔ براہ کرم صبح 9:30 بجے تک تشریف لائیں۔

صدارت: مولانا عمرین محفوظ رحمانی (سیکرٹری اور انڈیا مسلم پرسنل بورڈ)

مہمانِ خصوصی: عقیل احمد شاہ (پرنسپل منصورہ ٹیکنیکل کیمپس)

**مہمانانِ اعزازی:**

سریش گوپی ناتھ مہاترے (رکن پارلیمنٹ)

جناب گیانیشور مہاترے (ایم ایل سی)

جناب رئیس شیخ (ایم ایل اے)

اس پر مسرت موقع پر اساتذہ کرام کو اعزازات سے نوازا جائے گا۔ آپ تمامی سے شرکت کی گزارش ہے۔

آپ کی آمد ہمارے لئے اعزاز ہوگی۔ 9881247865